سوانح عمری

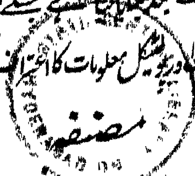
نواب اکبر جنگ اکبر الدولہ اکبر الملک بہادر مرحوم سی ایس آئی سابق کوتوال حیدرآباد دکن

جسمین کوتوال صاحب مرحوم کے حالات زندگی ابتدا سے انتہا تک

درست کئے گئے ہین اور اونکے قابل قدر کارنامونکو کمال تفصیل و توضیح کے ساتھ

بڑی جستجو و تلاش کے بعد بتلایا گیا ہے جسکے ملاحظہ سے ہر شخص اونکے

محاسن و جنگی خدمات اور پولیٹیکل معلومات کا اعتراف کئے بغیر رہ نہین سکتا



مصنفہ

مولانا محمد احمد اللہ خان صاحب منصور نبیرہ نواب منصور جنگ بہادر مرحوم

مصنف عیاشی کا حشر

سنہ ۱۹۰۷ عیسوی مین

حسب فرمایش جناب نواب قیصر یار جنگ بہادر

محمد ابراہیم خان کی مطبع شمسی آگرہ مین چھپی



مولوی محمد احمد اللہ خان منصور حیدرآبادی

ڈیڈی کیشن

عالیجناب نواب شہاب جنگ مختار الدولہ افتخار الملک بہادر ادام اللہ اقبالہ

وزیر کوتوالی و تعمیرات دولت آصفیہ کو ترقی علوم و فنون سے ایک خاص دلچسپی ہے۔ اور آپ کا وجود دکن مین نہایت مغتنمات سے سمجھا جاتا ہے۔ سررشتہ کوتوالی مین جو جو نمایان ترقی اور کامیابی ہوئی یہ آپکی حسن سعی اور اعلی نگرانی کا باعث ہے۔ لہذا بلحاظ مناسبت یہ کتاب جناب کے نام نامی پر معنون کی جاتی ہے۔ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکسار محمد احمد اللہ خان منصور

حیدرآباد۔ دکن



التماس

معزز ناظرین سمجھے خیال تھا کہ ہمارا ملک اور ہم اپنے اولوالعزم سرآوردہ وطن پرستون کی نہ صرف قدر و منزلت کرنیوالے ہین - بلکہ انکی زندگی کے بیش بہا کارنامون کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنانا چاہتے ہین - لیکن افسوس ہے کہ ہمارے موجودہ حالت اس خیال کے بالکل برعکس ہے اگر ہندوستان کے بعض قابل ترین دانشمندون کے کارنامون کا یورپ کے لائق افراد کے ساتھ مقابلہ کیا جائے اور خاص کر کوئی ایسا شخص یورپ کے کسی فرد فرید کا مد مقابل بنایا جائے جو اپنی غیر معمولی خداداد قابلیتون کی بدولت یورپ بھر مین بھی شہرت حاصل کر چکا ہو تو کیا ہم ایسے امتحان مقابلہ مین ہم ناکامیاب ہونگے؟ ہرگز نہین" ہماری بدنصیبی سے اپنا وطن ہمارے ملک کے کسی مشہور اور ممتاز شخص کے واقعات زندگی اکھٹا کئے جانے کی کوشش اور تحریک کو تحصیل لاحاصل سمجھتے ہین - برا ہو ذاتی کدورتون اور کاوشون کا کہ انہون نے اسوقت تک ملک کے مایۂ ناز افراد کے محاسن اور کارنامون پر اغماض کا پردہ ڈال رکھا ہے -

ترقی یافتہ ملکون کا تو یہ حال ہے کہ وہان پر ہر ایسے شخص کی سوانح عمری لکھنے مین پیش قدمی

کیجاتی ہے جس نے ادنیٰ ترین قومی اور ملکی خدمات کو انجام دیا ہو۔ یورپ والے اپنے مصلح اور لائق افراد کی زندگی ہی مین عزت و وقعت نہین کرتے بلکہ مرنے کے بعد ان کی عظمت و شان کو قائم رکھتے ہین اور اُنکی نمایان خدمات او رمحاسن کو استحسان و سپاس گذاری کے ساتھ یاد رکھنا۔ ایک اخلاقی فرض سمجھتے ہین۔ نواب **اکبر الملک بہادر** مرحوم سابق کوتوال حیدرآباد دکن کے واقعات زندگی اور اُنکے کارنامے ملک و اہل ملک کے لئے باعث افتخار ہی نہین بلکہ دنیوی نشیب و فراز اور عروج و پستی کے ظاہر کرنے والے ہین۔ مین عرصہ تک اسی خیال مین رہا کہ غالباً اس جلیل القدر منتظم شخص کے واقعات زندگی کسی بہدرد قلم سے پبلک تک پہونچ جائینگے لیکن زمانہ کی ناقدری اور کس مپرسی نے میرے اس خیال کو وہم و گمان ہی تک محدود رکھا۔ آخر میرے ناصبور دل نے نہ مانا اور مین نے اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان مین مرحوم کے واقعات زندگی قلمبند کر دیے۔

خاتمہ پر مین اپنے اُن سچے مہربان دوستون کا شکریہ ادا کرتا ہون جنھون نے ان واقعات کے بہم پہونچانے مین میری مدد فرمائی فقط

ماہ۔ اگست ۱۹۰۸ء

خاکسار
محمد احمد اسد خان منصور حیدرآبادی

انٹروڈکشن

علم رجال ایک ایسا علم ہے جس سے سلف صالحین وطالحین کے حالات زندگی ہمارے سامنے اس وقت آئینہ کی طرح پیش نظر ہین جنکو پڑہکر ہم اپنی رفتار مین بہت کچہہ ترقی کر سکتے ہین سب سے پہلے اس علم کی طرف عربون نے اپنی توجہ مبذول فرمائی اور ہزارہا صحابی اور تابعین کے حالات لکھہ ڈالے فی زماننا ہی اکثر اصحاب کبار کے سوانح شایع ہوئے جنکو پبلک نے قدر کی نگاہون دیکھا اور اُس سے مفید سبق حاصل کئے چنانچہ آجکل ہمارے کرم فرما مولوی **محمد احمد اللہ خان** صاحب منصور نے جو ایک معزز خاندان کی یادگار ہین یعنی نواب منصور جنگ بہادر مرحوم و نواب ممتاز الملک بہادر مرحوم کے پوتے اور نواسے ہین اور ہز ہائنس نواب انتظام الملک بہادر مرحوم جی سی ایس آئی رئیس کرناٹک آپ کے خالو تھے نواب اکبر الملک بہادر مرحوم کوتوال بلدہ حیدرآباد دکن کے حالات زندگی اور اُنکے کارنامون کو بڑی محنت اور جانفشانی سے جمع کر کے طبع کرایا ہے یہ ایسے شخص کے حالات ہین جو اپنی انتظامی قابلیت کے باعث ترقی اور ثروت کے ٹیلے پر پہونچا اور اس طے مسافت مین بڑا حصہ انکی ذاتی محنت اور مشقت کا نتیجہ ہے کوتوالی کی خدمت مین جن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اوسکے دل سے پوچھنا چاہئیے۔ جس نے اس خدمت کو ادا کیا ہو بہرحال خانصاحب معزز نے بڑی قابلیت سے حالات کو جمع کیا ہے اور اُنکے ہر زمانہ کی حالت کو خوبی کے ساتھہ دکھایا ہے۔ ہمین امید ہے کہ پبلک اس کتاب کی قدر کر کے مرحوم کو دعاے خیر سے یاد فرماے گی فقط

سید احمد فرید ناظم عدالت دیوانی ضلع کریم نگر

ریویو

نواب اکبر الملک بہادر کی سوانح عمری مصنفہ مولوی محمد احمد اللہ خان صاحب منصور دکن
کے لٹریچر مین ایک بیش قیمتی اضافہ ہے۔ نوجوان اور لائق مصنف نے
ایک ایسے مضمون کی طرف توجہ کی ہے جو ملک کی ترقی کے لئے نہایت ضروری
اور مفید ہے۔ اس سوانح عمری کے پڑہنے سے نوجوانان دکن کو یہ سبق ہمیشہ
تازہ ہوتا رہے گا کہ محنت۔ ایمانداری اور آقا کی وفاداری سے انسان کتنی
ترقی کر سکتا ہے اور جو شخص اپنے فرائض کو فرائض سمجھکر انجام دیتا ہے وہ
نہ صرف اپنی بلکہ کل قوم اور ملک کی ترقی کا باعث ہوتا ہے۔ یہ تو امید نہین
کی جاسکتی کہ نواب اکبر الملک بہادر کے چند پولیٹکل کامون کے متعلق اختلاف
راے نہ ہوگا اور ملک کے سب فرقے اون کے متعلق اوسی طرح تعریف
کرینگے جیسے کہ لائق مصنف نے کی ہے۔ لیکن مین بلاخوف اختلاف راے
یہ کہہ سکتا ہون کہ لائق مصنف کے عام نتائج سے کل ملک کو اتفاق ہوگا۔ معلوم
ہوتا ہے کہ اس کتاب کی ترتیب مین بہت محنت کی گئی ہے لیکن باوجود اسکے
بھی کتاب ایسی مکمل نہین ہوسکی جیسی کہ ہونی چاہئیے تھی۔ تب بھی نہایت شکر
کا مقام ہے کہ لایق مصنف نے مشاہیر دکن کی سوانح عمری مرتب کرنے کا
سلسلہ قایم کردیا ہے۔ مین لایق مصنف کو مبارکباد دیتا ہون کہ اونھون
نے اس مضمون کے طرف توجہ کرکے ملک کے سامنے ایک ایسی کتاب

پیش کی ہے جو بحیثیت مجموعی نہایت قدر کے قابل ہے ۔ مجھے امید ہے کہ تعلیم یافتہ اصحاب اس کو خرید کر لایق مصنف کی حوصلہ افزائی کرینگے تاکہ وہ ایسے مفید مضامین پر تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رکھین ۔ فقط

راے بیجناتھ یم ۔ اے ۔ ال ۔ ال ۔ بی ۔
انڈر سکرٹری آف لیجسلیٹو کونسل و لکچرار لا کلاس
سرکار عالی
۲۸ ۔ فروردی ۱۳۱۷ف



ریویو

مجھے اس بات کی خوشی نہیں ہے کہ صرف میرے معزز دوست مولوی
محمد احمد اللہ خان صاحب منصور نے نواب اکبر الملک بہادر کی سوانح
عمری لکھکر اپنے فرض کو ادا فرمایا ہے بلکہ مجھکو اُس وقت زیادہ مسرت حاصل
ہوئی جبکہ حیدر آباد دکن کے اکثر حضرات جن کا دماغ زیور علم سے
آراستہ و پیراستہ ہے اس طرح تصنیف و تالیف مین حصہ لیکر اپنے
ہم وطن بھائیون کو علمی فائدہ پہونچاتے یا فائدہ پہونچانے کی فکر کرتے
افسوس ہے کہ ہم مین اب قحط الرجال کی نوبت پہونچ گئی ہے - اگر اس دنیا
سے کوئی صاحب کمال اُٹھ جاتا ہے تو پھر اُوسکی مثال اس دنیا مین نہین
ملسکتی - حیات جاوید مین ایک جگہہ مولانا حالی فرماتے ہین "تعجب
کی بات ہے کہ ایسے قابل فخر بائیوگرفی جس کا لکھنا مسلمانون کا نہایت ضروری
فرض تھا اُسکے لکھنے کا خیال سب سے پہلے ایک شریف انگلشمین کو
آیا کرنل گریم نے سید کی لائف اُن کی وفات سے تیرہ برس پہلے
انگریزی مین لکھکر شایع کر دی اور اس ضروری کام مین سبقت کرنے کا فخر مسلمانون
کے ہاتھ سے جاتا رہا"

ہمارے لیے یہ نہایت شرم اور عبرت کا مقام ہے! اہل یورپ بھی ہمارے جیسے انسان ہین خدا نے ہم سب کو اشرف المخلوقات ہونے کا فخر بخشا ہے وہ لوگ پست ہمت نہین اور ہم پست ہمت ہین وہ اس وقت چستی وچالاکی کے باعث معراج کمال پر پہونچے ہوئے ہین اور ہم سستی وکاہلی کے باعث غفلت کے تنگ و تار گڑھے مین گر کر نکبت وافلاس مین پڑے ہوئے ہین۔ یاد رکھیے خدا بھی اُسی قوم کا ساتھہ دیتا ہے جو ثابت قدمی اور راستبازی کو مقدم سمجھتی ہے ہمکو چاہیئے کہ ہم اپنے لائق بزرگان قوم کی قدر کرین اگر وہ لوگ مٹ گئے ہین تو اون کے نقش قدم پر چلین اور اُنکے بیش بہا کارناموں کو پڑھکر سبق حاصل کرین۔ مولوی محمد احمد اللہ خان صاحب منصور نے یہ سوانح عمری ایسے نازک وقت مین لکھی ہے جبکہ نواب اکبر جنگ بہادر کا انتقال ہوچکا تھا اُن کے عزیزون کا یہی خیال تھا کہ وہ اُن کا نام خود اُن کی سوانح عمری ہے" اسکے علاوہ حیدرآباد دکن مین نواب اکبر جنگ بہادر کے مخالفین کی تعداد کسی طرح کم نہ تھی نواب اکبر جنگ بہادر جیسے جوہر یکتا کے حالات زندگی اور اُن کے کارنامے بالکل پوشیدہ ہو چلے تھے لیکن مولوی احمد اللہ خان صاحب نے اپنے ہموطن آفتاب دکن ستارہ ہند کی سوانح عمری کو نہایت قابلیت اور راستبازی کے ساتھہ لکھکر اپنے فرض کو ادا فرمایا ہے۔ لیاقت اور شرافت کا یہی شیوہ ہے کہ کیسے ہی زبردست معرکے ہین انسان سچ کو سچ کہنے سے کبھی باز

نذر ہے خان صاحب موصوف نے نواب اکبر جنگ بہادر کی سوانح عمری لکھکر اپنے ہموطن بھائیون کے لیے ایسا راستہ قایم فرمایا ہے کہ اگر حیدرآباد ہمارے لائق فائق نوجوانان دکن اس طرف اپنی تہوڑی سی توجہ مبذول فرمائین تو یہان کا ہر شخص ایک قابل قدر مصنف ہوسکتا ہے فقط

خاکسار
سید عبد الکریم بی اے۔



ریویو

آج ہم اپنے اسلاف کے کارناموں کو پڑہکر کیوں حیرت زدہ ہوجاتے ہیں!
کیا وہ لوگ ہمارے جیسے انسان نہیں تھے؟ جسطرح خدا نے اپنی قدرت کاملہ
سے اون کے دماغوں مین عقل کا چراغ روشن فرمایا تھا اوسی طرح ہم لوگو نکو
بھی اوس نعمت عظمیٰ سے محروم نہین کیا گیا۔
مگر افسوس ہے کہ ہماری غفلت اور تنگ خیالی نے اوس عطا شدہ
قدرتی نعمت کی قدر نہ کی جسکی وجہ سے اسوقت ہماری قوم پوری مذلت
ونکبت مین مبتلا ہے جسکو اپنے بزرگون کے حالات سے مطلق خبر نہین نہ واقفیت
حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اور ماشا اللہ ہمارے خطہ دکن کے نوجوان جنٹلمین جنکی
زندگی کا دارومدار محض اپنی ارایش وزیبایش ہے اور جنکے زیر مطالعہ صرف چند
ہزلیات وغزلیات کے مہمل مضامین مخرب اخلاق ناولوں یا بوستان خیال وطلسم ہوشربا
کے بیہودہ قصون کے کچھہ نہین ہے یا دوسری علوم وفنون کیجانب توجہ کرنا نہین چاہتے
ایسے مبتذل خیال اور ضروریات زمانہ سے ناواقفین کے سمجھانے اور علم وعقل
سکھانے کے لئے ہماری قومی بہادرون کو اسبات کی سخت ضرورت ہے
کہ بجاے لمبے چوڑے خطبے دینے کے اپ اپنی عملی حالات کا نمونہ قایم کرین
یا کم از کم اپنے بزرگون کے سوانح زندگی کو ملک مین پھیلائین۔
میرے مخدوم ومکرم جناب مولوی محمد احمد اللہ خان صاحب متصور نے

جو ایک نوجوان جنٹلمین ہین اور جنکے خیالات مین نئی روشنی کی جھلک دکھائی دیتی ہے اور جو قومی ضرورتون اور قومی بداخلاقیون اور قوم کے مذاق کو اچھی طرح محسوس فرما چکے ہین - آپنے اِس ہمارے ملک حیدرآباد مین یہ نہایت عجیب کام کیا ہے - یعنی قوم کے نوجوانون کو بداطواری افسانہ خوانی مین مبتلا کر درد دل کے ساتھہ عیاشی کا حشر نہایت نتیجہ خیز ناول شایع فرمایا جس مین نہ سینزی مضامین ہین نہ انشاءپردازی کی بلند پروازیان سچی باتون کو صاف وصریح بیان کرکے اپنی قادرالکلامی اور زباندانی کا ثبوت دیا ہے جسکے بعد یہ دوسرا شوق ذہن شریف مین سمایا اور اپنی نازک خیالی کی عنان عزیمت کو سرآوردہ اشخاص کے کارنامون کی جانب معطوف فرمایا ہے تو سبحان اللہ فصاحت کے دریا بہاے ہین اور اردودانی کے دُرافشانی فرمائی ہے - المختصر یہ کہ حیدرآباد دکن کے مشہور - مدبر - منتظم نواب اکبرالملک بہادر کو توال بلدہ کے حالات زندگی اور اُنکے ضروری انتظام دکارگزاریون کو مختصر ابواب پر مرتب کرکے چھپوایا ہے غرض جہان کہین سے اکبرالملک بہادر کی کارگزاریون کے مشہور باغ ہین کوئی خوشنما پھول نظر آیا تو فوراً اُسکی گلچینی کرکے بڑی جانکاہی سے اوس کا گلدستہ تیار کیا - اور اب قدردانان قوم کے روبرو پیش کیا ہے - تاکہ ہونہار نوجوانان ملک اِن خوشنما پھولون سے جو اپنی خوش انتظامی - خوش سلیقگی اور مدبری کی دلچسپی سے مہک اُٹھے ہین اپنے دماغ کو معطر کرین اور اسیطرح بلند پروازیون نام ونمود پیدا کرنے کی کوشش مین مشغول ہو جائین - وما علینا الا البلاغ المبین -

خاکسار محمد حلیم الدین قاضی سرکار ایلگندل



نواب اکبر الملک بہادر مرحوم سی ایس آئی سابق کوتوال حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوانح عمری

نواب اکبر الملک بہادر مرحوم سی۔ ایس۔ آئی

سابق کوتوال حیدر آباد دکن

پہلا باب

تمہید

قومی کامیابی اور قومی اصلاح کیلئے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ اولوالعزم بزرگان قوم کے کارنامے کثرت کے ساتھ شایع کئے جائین۔ کیونکہ جنھین نام آور سربرآوردہ ثابت قدم بزرگون کے نقش قدم پر چلنے اور کچھہ نام و نمود پیدا کرنے کی آرزو ہے یا جو صاحب اُن کامیاب افراد کی تقلید مین کوشش تو کئے ہون مگر مختلف مصیبتون۔ اقسام مواقع مین گھر جانے کی وجہ سے کم ہمتی کر کے بیٹھہ رہے ہون۔ اسی قسم کے پست ہمتون یا ترقی کے خواہشمندون کو اُبھارنے والی اور باوجود اس عالم کے غیر معتاد مصائب اور ہزارہا یوسیون۔ ناکامیابیون مین مبتلا ہونے کے پھر بھی اپنے مساعی جمیلہ کی بدولت ناموری۔ کامیابی۔ اولوالعزمی۔ ثابت قدمی کا سبق سکھانے والی بجز سوانح عمریون اور اعلی افراد قوم کے کارنامون کے کوئی دوسری چیز مفید و کارآمد نہین ہوسکتی ایک اپنی دھن کے پکے راسخ الارادہ عزت و ناموری یا قومی بہبودی کے خواہشمند کو کسقدر مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اور کتنی یایوسیون ناامیدیون کے بعد کامیابی اور امید کا تابان و درخشان چہرہ نظر آتا ہے اسکے دریافت کرنے اور اُس سے نصیحت لینے کے لئے اپنے اسلاف کے کارنامے ہی ایک مرقع عبرت و نصیحت ہین۔

یہ بات کسی کے خیال مین آسکتی تہی کہ ایک ایسا خاندان جسکا بچہ بچہ ڈھونڈھہ ڈھونڈھہ کر بے نام و نشان کر دیا گیا ہو اوسی خاندان کا ایک معزول ممبر عبدالرحمن اپنی جان پر کہیل کر دریاے فرات تک بہاگ نکلے اور ایک قریہ مین اپنی بود و باش اختیار کرے اور ایسی گمنامی کی حالت مین بھی دشمنون کے خوف سے مصئون نہو تا گہان عباسی سیاہ نشانون کو ہوا مین لہراتا ہوا دیکھکر اور دشمن کی حراست مین پہنستا ہوا پا کر اپنے بچے سمیت دریا مین کود پڑے اور بالآخر ساحل مقصود پر پہونچکر ہزارون پریشانیان اُٹھاتے ہوئے افریقہ تک پہونچ جاے اور بظاہر تمام امیدون اور کامیابیون پر پانی پہر جائے۔ مگر چند روز بعد ہی تم اسپات کو نہایت تعجب سے دیکہو گے وہی گم نام و نشان عبدالرحمن محض اپنے استقلال و ثابت قدمی کی بدولت ایک عظیم الشان نامور فاتح اندلس کہلاتا ہے اور پھر ایسے علم دوست سلطنت کا بانی جسکی قدر دانی و اشاعۃ علوم و فنون کی وجہ سے قیامۃ تک یورپ کو اسکی شاگردی کا فخر و ناز رہے گا۔

اسیطرح ظہیرالدین بابر شاہ کے حالات کو تاریخ ہند مین پڑہو گے تو دنیاوی انقلاب کی عجیب و غریب تصویر آپکی نظرونکے سامنے پہر جاے گی۔ ابھی ابھی تخت کابل پر رونق افروز ہے اور لکہوکہا مخلوق اس اولوالعزم شاہ کی حلقہ بگوشی کو اپنا سرمایہ افتخار سمجھہ رہی ہے اور دفعۃً یہ حال ہو جاے کہ نہ وزراے سلطنت ساتہہ ہین نہ مشیران مملکت باقی ہین نہ ہمدم و ہمراز نہ مونس و دمساز۔ ہجوم یاس گرداب مصائب مین مبتلا۔ منزل مقصود سے کوسون دور بادیہ پیمائی کرتے ہوئے وطن سے منزلون مہجور جسکی گرفتاری پر ہزار کے انعامی اشتہار دنیا مین شایع ہوئے ہون کیا ایسے وقت مین کسی کو یہ خیال بھی آسکتا تھا کہ یہ رنج و محنت مین مبتلا اپنے اولوالعزمی اور مستقل مزاجی ثابت قدمی کی بدولت محض کابل ہی نہین

بلکہ اقلیم ہند کا شاہنشاہ اور خاندان مغلیہ کا بانی کہلائے گا۔
یہ تو ان بزرگون کے واقعات تھے جنکی قسمت مین سلطنت وحکومت لکھی تھی مگر قومی بہبود کے خواہشمند۔ قوم کے فدائی۔ قوم کے محسن۔ قوم کے مربی۔ مجدد وعددی چہارم عالیجناب ڈاکٹر سر سید احمد خان بہادر ایل ایل ڈی ہی کو دیکھئے اور حیات جاوید کی سیر بنظر عبرت کیجئے تو معلوم ہوجاویگا کہ کس طرح باوجود ہزارہا موانع کے ان حائل شدہ ٹیلون اور سدون کو کالعہن المنفوش کرکے اپنی ثابت قدمی کا ثبوت دیا ہے اور شہرت عام کے دربار سے بقاے دوام کا تمغہ لگا کر حیات جاوید حاصل کی ہے۔
اس کتاب کے واقعات حبش اور حالات غدر ہی کو ملاحظہ فرماے کہ صرف اپنی عزت کے خواہان نواب اکبر الملک کو کیا مشکلات پیش آئین میدان جنگ مین زخمون سے چور چور مخالفون کے نرغہ مین محصور ہوکر سسکیان بھر رہے ہین۔ اور جنکو باوجود زندہ رہنے کے بھی جان بر ہونے کے یقین پر مردون مین شامل کردیا گیا ہو۔ کوئی شخص ایسی حالت مین یہ قیاس کرسکتا تھا کہ کسی زمانہ مین یہ صاحب ہی اسٹار آف انڈیا یا نواب اکبر الملک بہادر کے ممتاز خطاب سے مخاطب کئے جائینگے؟
اب ہم اصل مطلب کی جانب ناظرین کتاب کی توجہ معطوف کرانا چاہتے ہین۔ کوئی انسان اس اقتضاء فطرت سے انکار نہین کرسکتا کہ ہر فرد بشر خود کو ہر وصف ذاتی اور اکتسابی مین اچھے سے ہی اچھا خیال کرتا ہے اور وہ فرقہ جو علم وفہم سے ممتاز ہے۔ اُس مین بھی وہی اقتضاء فطرت ایک حد تک ترمیم پاکر اس طرح باقی رہتا ہے کہ ایسا شخص اپنی نسبت انکسارًا یہ خیال کرتا ہے کہ اگر وہ اچھے سے اچھا نہین ہے تو ضرور برا بھی نہین ہے۔

اس کیفیت النسانی کو نواب اکبر الملک بہادر سمجھتے تھے اور خاص اس مادہ مین سکوت کے شیوہ اختیار کر رکھا تھا انکا مقولہ تھا کہ جوہر اصلی کو ماہر جوہری ضرور پہچان جاتا ہے اور جو جوہر شناس نہین ہے ایسے شخص کی راے کسی صاحب راے کے پاس با وقعت متصور نہین ہو سکتی خلاصہ یہ کہ خود سرائے اور مشیخت سے نواب اکبر جنگ بہادر کوسون دور تھے اور اسوقت ہمکو ان کے اسلاف باہم عصرون مین سے کوئی ایسا شخص نظر نہین آتا جسکی مدد سے ہم زیادہ حجم کا لباس پہناتے - ان اسباب مین ہماری طبیعت بیٹھی جا رہی تھی بنے منصوبے بگڑتے ہی کو تھے - لیکن ہم بہی اپنے ذہن مین پکے ہین اور باسباب موجودہ قناعت کو اپنا اصول قرار دیکر کسی حکیم کے اس قول پر عمل کرنا چاہتے ہین کہ جہان وہ چیز نہین مل سکتی جسکی طرف ہماری رغبت ہے تو اسی چیز کی طرف رغبت کرنے لگو جو نہین مل سکتی ہے -

دوسرا باب

نسب

نواب میر اکبر علی خان بہادر اکبر الملک - سی - ایس - آئی - سنی المذہب - سید النسب بارہہ والے سادات سے تھے آپ کے مورثان اعلیٰ میر حسن علی خان امیر الامرا اور انکے بہائی عبد اللہ خان تھے - آپکے جد اعلیٰ سید حسین مونڈرے

پشتہ والا تھے ۔ سید حسین مذکور ایک بڑے جاگیردار تھے اور انھون نے روہیلکھنڈ مراد آباد کی
رود رام گنگا مین ایک پشتہ تعمیر کرایا تھا جسکی وجہ سے انکا عرف پشتہ والا مشہور ہوا سید حسین
مونڈھے پشتہ والا کے پوتے میر احمد علی پشتہ والا شہر امروہہ وغیرہ کے جاگیردار سید بہادر علیخان
دانشمند کے داماد تھے نور الامرا امیر حیدرآباد نے براہ اتحاد شخص وہموطنی میر احمد علی کو بعہد
حضور نظام علیخان آصف جاہ ثانی حیدرآباد دیلا لیا تھا اور سرکار نظام سے اُنکے اور اُنکے
تین فرزندون کے لیے ماہانہ چھہ سو روپیہ منصب جاری کرا دیا اور پندرہ سوار بھی اُنکے پاس
متعین کرا دئے سرکار نظام کے پانسو سوار مرتضی یار جنگ کے علاقہ کے تھے ۱۸۱۶ء مین یہ رسالہ
سرکار نظام نے سرکار انگریزی مین منتقل فرمادیا جواب دوسرا رسالہ حیدرآباد کنٹنجنٹ کے نام سے
موجود ہے ۔ اس رسالہ مین میر احمد علی کے فرزند دوم میر اصالت علی بحیثیت ایک کمشنڈ افیسر
شریک ہوئے اسکے اسباب یہ ہوئے کہ اس رسالہ کے سوار بوجہ جمعیت بیقاعدہ ہونے کے
متمرد اور سرکش تھے یورپین افسران فوج اُن سے خائف رہا کرتے تھے اسلئے اِن ہی وجوہات
سے کسی شریف اور قابل اعتماد شخص کو فوج مین لینے کی ضرورت ہوئی تاکہ حکمت عملی سے اِن
سوارونکو زیر فرمان اور باقاعدہ بناے ۱۸۱۹ء مین میر اصالت علی اسی غرض سے رسالہ مین نامزد
کئے گیے ۔ میر اصالت علی خود انگریزی افسرون سے قواعد وغیرہ کی تعلیم پایا کرتے تھے اور پھر
خود معلمی کی حیثیت سے رسالہ کے سوارون کو قواعد سکھلاتے تھے ۔ اس خدمت پر میر
اصالت علی بائیس برس مامور رہے اور ایک لڑائی مین جو بعض چھوٹے مگر سرکش اہالیان جاگیرات
سے ہوئی تھی آپکا بایان ہاتھ صرف تلوار سے زخمی ہوا تھا ۔ ۱۸۴۱ء مین جبکہ آپکو ترقی ملنے
والی تھی دفعتاً مرض کالرا سے آپکا انتقال ہوگیا ۔ یہ میر اصالت علی نواب میر اکبر علی خان اکبر الملک کے
والد ماجد تھے آپ کا تولد ۱۸۴۰ء مین بمقام ایلچپور علاقہ اورنگ آباد دکن ہوا ۔

تیسرا باب

میر اکبر علی خان کی ابتدائی ملازمت اور اُنکے اوصاف و عادات

نواب اکبر علیخان مین خدا نے ایک ہیرو بننے کے پوری جوہر ودیعت فرمائے تھے یہ اعلی درجہ کے ذہین اور جوہر لیاقت سے اُنکا دماغ مملو تھا۔ فراست نامہ اور مال اندیشی اُنکے ہر فعل مین تھی طبیعت مین ایسی تیزی پائی تھی کہ ہر معاملے کو بہت جلد سمجھ جاتے تھے اور اپنے نزدیک وہ جو کچھ رائے قایم کر دیتے تھے صحیح ہوتی تھی جسکے بعد اسپر عمل کرنے مین بیجا تامل نہین کرتے تھے۔ نواب اکبر علیخان نے اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ نہایت جانکاہ محنت دلی شوق اور بے نظیر استقلال کے ساتھ گورنمنٹ کی خیر اندیشی ملک کی خیر خواہی قوم کی خدمت اور مذہب کی حمایت مین بسر کر دیا۔ اکبر علیخان اکثر سخاوت اور فیاض دلی مین حصہ لیا کرتے تھے گو آپ کا ظاہر درشت اور متکبر تھا لیکن انتہا درجے کے رقیق القلب اور منکسر المزاج تھے احسانمندی مین آپ اپنی نظیر رکھتے تھے۔

اپنے ملک و مالک یعنی اعلیحضرت حضور پرنور بندگان عالی نواب میر محبوب علیخان بہادر آصف جاہ سادس پر جان و دل نثار کرنیوالے شیدا و فدائی تھے آپکی طبیعت بہت ہی غیور واقع ہوئی تھی دیانت مجسم اور دیانت پسند تھے راست بازی ہر امر مین آپکا شیوہ تھا آپکا پولیٹیکل دماغ اس درجہ کا تھا کہ آپ کے مثل کی تلاش کیلئے ہمین ہند سے گزر کر یورپ مین نظر ڈالنی پڑے گی آپ فن سپاہ گری مین ید طولی رکھتے تھے عمر بھر کے ورزشی سواری نیزہ بازی کشتی اور بنوٹ مین کامل دستگاہ تھی شیر دل اور بہادر تھے خلاصہ یہ ہے کہ جسطرح خدا نے جملہ صفات حمیدہ آپکی ذات مین جمع کیا تھا اسیطرح آپکا اقبال بھی عالم طفولیت سے روز افزون ترقی پاتا رہا حتی کہ آپکے انتقال کے بعد آپکی تجہیز و تکفین اور آپکا دفن بھی ملک بھر کے لیے باعث رشک رہا۔ جسکو انگریزی مین "سلف میڈ میان" کہا جاتا ہے

چوتھا باب

اکبر علی کا عربستان سے گھوڑے لانا



مسٹر ٹوٹی نے اکبر علی کو عربی گھوڑے لانے کے لئے منتخب کیا تھا اُسوقت اکبر علی جیسے سخت مزاج شخص سے امید نہین ہوسکتی تہی کہ جس کام کے لئے منتخب کئے گئے ہین اوس مین یہ کامیاب ہوسکین گے - مگر مسٹر ٹوٹی کے بلند خیالات نے اپنے نزدیک اس امر کا قطعی فیصلہ کرلیا تھا کہ بجز میر اکبر علی کے اس کام کو دوسرا شخص کسی طرح انجام نہین دے سکتا - جسوقت میر اکبر علی تنہا حیدر آباد سے عربستان روانہ ہوئے اُنھون نے وہان پہونچ کے عمدہ اور قیمتی عربی گھوڑون کی تلاش شروع کی اسی جستجو اور تلاش مین ان کی امید کے موافق چند اچھے گھوڑے نظر آئے - لیکن اُسوقت عربی گھوڑون کا ہندوستان لے کرآنا سخت مشکل تھا اور مجبوری یہ تہی کہ باشندگانِ عرب ان گھوڑون کی نسل دوسرے ملکون مین پہیلانے کے نہ صرف مخالف ہی تھے بلکہ اسقدر احتیاط رکھی گئی تھی کہ غیر ملکون کے سوداگر بغرض خرید فروخت یہان آنے نہ پائین - چنانچہ یہی واقعات وہان میر اکبر علی کو پیش آئے - بعض عربون نے اکبر علی کے اغراض دریافت کرنے کی کوشش کی مگر میر اکبر علی کی ہوشیاری و عاقبت اندیشی سے یہ کب امید ہوسکتی تھی کہ وہ لوگ انکے اصلی حالات دریافت کر لیتے -

اکبر علی چند روز تک تو اس فکر مین رہے اور ان کو ناکامیابی اپنی مہیب شکل دکھلاتی رہی۔ مگر اونہون نے اپنے دل مین مصمم ارادہ کر لیا کہ "جن گھوڑون پر میری نظر انتخاب پڑ چکی ہے اونکو ضرور ہی لے جاؤن گا" یہ ایسے مشکلات کا سامنا ہو رہا تھا کہ اگر کوئی اور اکبر علی ہوتا تو فوراً گھبرا کر حیدرآباد چلا آتا! لیکن میر اکبر علی کی دلیری اور مستقل مزاجی نے اپنے دل مین یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ ہم نجد سے ذرا سے کچھ لیے بغیر نہ اٹھین گے"

اکبر علی نے مصلحتاً یہان کے باشندون سے میل جول پیدا کرنا اپنی کامیابی کا اعلی زینہ سمجھا جن لوگون کو اونہون نے اپنا دوست کر لیا تو ایک حد تک اونہون نے اکبر علی کو مدد دینے کا وعدہ کیا مگر پہر بہی انکے حصول مقاصد مین نا امیدی پائی جاتی تہی۔ حیدرآباد مین میر اکبر علی کے آٹھ نو ماہ کی غیر حاضری سے لوگون کے دلون مین مختلف شبہات پیدا کرا دئے تھے۔ مگر مسٹر ٹوٹی کے خیالات مین کچھ بہی تغیر نہین آیا تہا وہ مزید مدت کو کامیابی کی دلیل سمجھتے تھے۔

جن لوگون کے پاس اکبر علی نے گھوڑون کو منتخب کیا تہا اون کو بڑی منت وسماجت کے ساتہ رضامند کر لیا لیکن پہر بہی وہ اپنے ہموطنون کی سخت مزاجی سے خائف تھے۔ اکبر علی نے اون لوگون کو اس امر کا اطمینان دلایا کہ "ہمارے باہمی معاملات کا اظہار دوسرے شخص پر ہرگز نہ ہوگا"

بہرحال اون لوگون کو سمجھا دیا گیا اور اکبر علی نے نہایت عمدہ چہہ گھوڑے خرید لئے اور نہایت ہوشیاری کے ساتہ شبانہ روز گھوڑون کو لیکر عربستان سے چل نکلے۔ تہوڑی دور تک اکبر علی کے چند عربستانی دوستون نے انکا ساتہ دیا۔ اوسوقت مصلحتاً وہان اکبر علی نے عرب کا لباس پہن لیا تہا تاکہ اختشار راز نہونے پائے

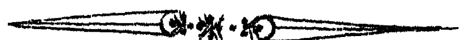
اکبر علی کی مستقل مزاجی کا یہ ادنی ثبوت ہے کہ اونہون نے صرف تنہا اسقدر محنت و مشقت اوٹھا کے چھ عربی گھوڑے جہاز مین لاکر سوار کروادیٔ - اور بمبئی پہونچ گئے ابہی یہ جہاز مین تھے کہ ملاح کشتی لائے یہ جہاز سے کشتی مین اوتر گئے اور کشتی کیسے ساحل روانہ ہوئی - اوس کشتی مین چند انگریز لوگ بہی سوار تہے - یک بیک اکبر علی کو جہاز مین چھٹے ہوئے ہینڈ بکس کا خیال آیا اونہون نے ملاح سے کشتی واپس لے چلنے کی درخواست کی لیکن ملاح نے انگریزون کے اشارہ سے اپنی کشتی کو واپس لوٹانے سے انکار کیا اکبر علی کو اوسکا انکاری جواب ملنا تہا کہ ان کی دلیر اور نڈر طبیعت کو اشتعال کی آگ نے بہڑکایا اوسوقت اونکا چہرہ پر غضب بنا ہوا تہا اکبر علی کی اس طرح بلند آواز اور شیر کی للکار نے ملاح کی تو روح فنا کردی - اون انگریزون پر اسکا یہ اثر ہوا کہ خود ملاح سے کشتی واپس لے چلنے کی سفارش کی تب اکبر علی نے اپنا ہنڈ بکس جہاز کے افسر سے حاصل کرلیا ابہی اکبر علے ہاربر کے قریب پہونچے ہی تہے کہ انکو اپنے گہوڑے جہاز سے اوترتے دکہلائی دیے - کشتی مین جو انگریز سوار تہے اون سب نے میر اکبر علی کی طرف ٹکٹکی لگادی تہی جس وقت کشتی سے سب اوتر پڑے اون انگریزون نے میر اکبر علی سے انٹر ڈیوس کیا اور ان لوگون کی قیافہ شناسی نے انکی دلیری اور اقبال مندی کی شہادت دی اون انگریزون کا یہ بیان تہا کہ آج تک ہم نے کسی ہندوستانی کو اسقدر جرأت والا نہین دیکہا - میر اکبر علی کو ان انگریزون سے ایک مدت تک سلسلہ خط و کتابت جاری رہا - بہرحال میر اکبر علی نے حیدر آباد پہونچ کر مسٹر ٹولی کی فرمائش کو پورا کردیا - جسوقت مسٹر ٹوٹی نے میر اکبر علی کو خوش آمدید کی مبارکباد

دسی اوسوقت ایک مجمع عام مین مسٹر ٹوٹی نے میر اکبر علی کی جرأت و لیاقت کے متعلق اظہار مسرت کیا۔



پانچوان باب

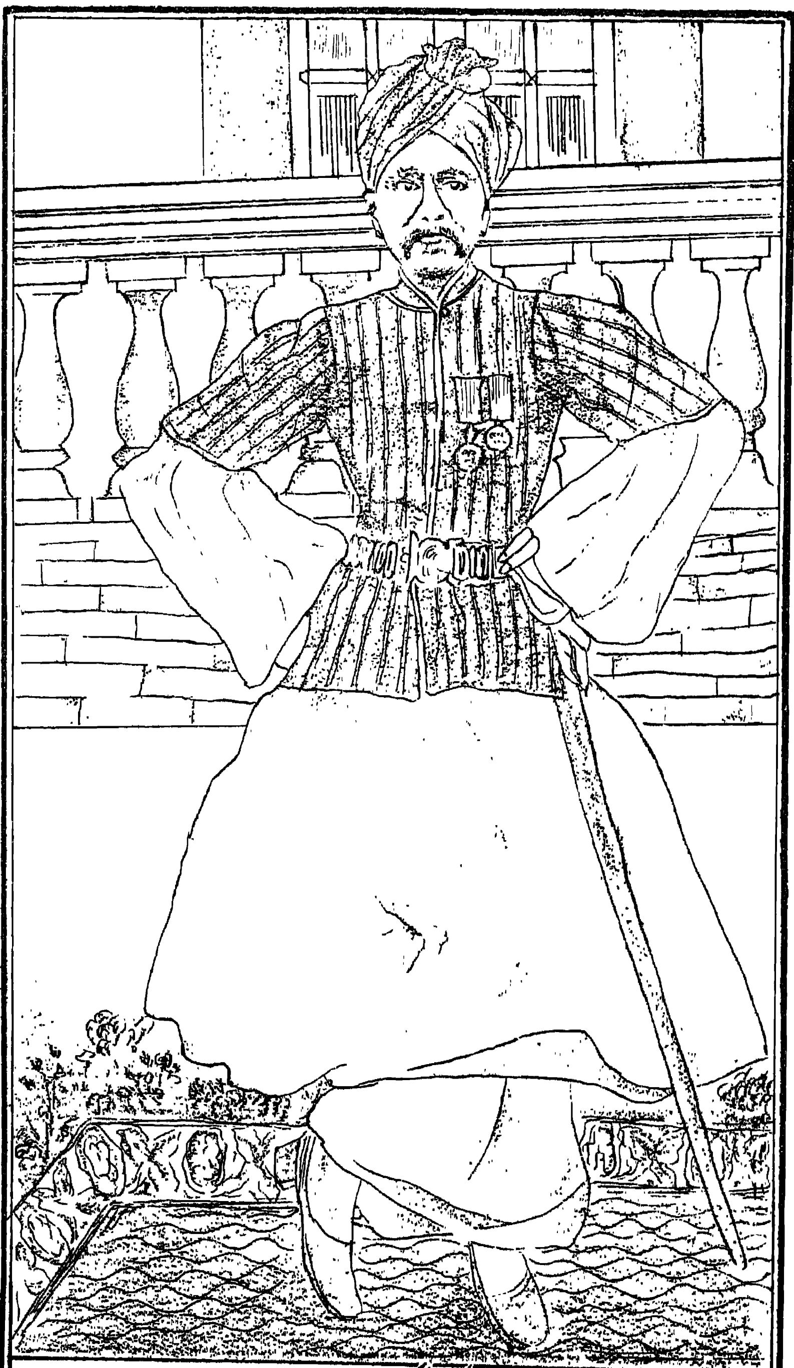
اکبر علی کا ہندوستان کے غدر مین زخمی ہونا



سنہ ۱۸۵۷ء کا وہ پر آشوب زمانہ جبوقت کل ہندوستان مین غدر مچا ہوا تھا اور فوج باغی ہوگئی تہی ادہر منصف مزاج گورنمنٹ بحالت تزلزل سخت پریشانی مین مبتلا تھی اوسوقت میر اکبر علی کی عمر ۱۸ سال تہی چونکہ یہ ہمیشہ سے چست و چالاک اور محنت کے فطرتاً سخت عادی تہے اونہون نے کرنل ڈیوسن سے (جو اوس زمانہ کے رزیڈنٹ تہے) میدان جنگ مین بہجوائے جانے کی مستعدی ظاہر کی۔ سب سے پہلے ان کی درخواست کرنل بیاک انٹر کے پاس بہجوادی گئی اور یہ میجر اپٹ کی فسٹ کیولری مین شریک کر لئے گئے اسکے بعد میر اکبر علی میجر آر کی پیشی کے لئے منتخب کئے گئے تہے اوس وقت وہ تمامی افواج کا سردار تہا جو وسط ہند کی لڑائیون مین سرگرم تہین میر اکبر علی حسب ذیل مقامات کے معرکون مین شریک تہے۔

دہار ۱ مدنا پور ۲ راہول ۳ مندسار ۴ جہانسی ۵ کچ ۶ بٹورہ ۷ گوالیار ۸ جوڑہ ۹ کالسی ۱۰ کوٹرہ ۱۱ چندرسی ۱۲ آسرگرہ ۱۳

جس وقت راول کے مقام پر باغی لوگ حملہ آور ہوئے ایک طرف تنہا



تصویر نواب اکبر جنگ بہادر بوقت ایام غدر

میر اکبر علی نہایت دلیری اور مستقل مزاجی کے ساتھ باغیون کو روک رہے تھے
اور دوسری طرف میجر گھوڑے سے گر کے زخمی ہو چکا تھا قبل اسکے کہ اوسکو مدد
پہونچاتے اوسوقت خود اکبر علی زخمی ہو گئے تھے کچ کی لڑائی مین اکبر علی کے جسم
پر خفیف زخم پہونچے تھے اور اسیطرح ہٹورے مین بھی زخمی ہوئے لیکن راول
کے معرکہ مین انکے جسم پر گہرا اور کاری زخم لگا تہا اوسوقت تھوڑی دیر کے لئے
اکبر علی کی زندگی سے نا امیدی ہو گئی تہی جسکا مختصر حال یہ ہے کہ جس جگہ باغی
لوگون نے حملہ کیا تہا وہان نیشکر کی کاشت ہو رہی تہی ادہر گورنمنٹ کے جان نثار
ملازم سرفروشی کے لئے تیار تھے ادہر باغیون کا ہجوم تہا اور سب کے سب شرارت
پر تلے ہوئے تھے کہ دفعتہً باغیون نے حملہ کرنا شروع کیا اسوقت اکبر علی برچھے سے
باغیون کو روک رہے تھے کہ اتنے مین اکبر علی کے بازو پر کسی باغی شخص نے تلوار
کا گہرا زخم پہونچایا اور وہ دہم سے زمین پر گر پڑے اُسی بیہوشی کی حالت مین اکبر علی
نے اپنی کرچ اِدہر اُدہر گھمانا شروع کیا تاکہ دشمن نزدیک نہ آنے پائے تھوڑے سے
عرصہ مین اکبر علی کی آنکھون مین بالکل اندہیرا آگیا اور بیہوشی کے عالم مین بلا حس و
حرکت وہین پڑے رہے باغیون نے جب دور سے انکو زمین پر پڑا پایا وہ سب
ان پر الٹے پڑے اور نزدیک پہونچکر ابہی اپنی تلوار دن سے الٹا پلٹا کے
اکبر علی کے جسم کو بیکار اور مردہ سمجھکر وہان سے علیحدہ ہو گئے ابہی باغی لوگ تھوڑی
دور آگے بڑہے ہونگے کہ فوج کا ایک سپاہی جو اب تک نیشکر کے کہیت مین اپنے کو
پوشیدہ رکہا ہوا وہان ان واقعات کو دیکھ رہا تھا فوراً باہر نکل آیا اور اکبر علی کو
اپنی پشت پر سوار کر کے اس فوجی افیسر کے روبرو لا ڈالا جسکی ماتحتی مین اکبر علی اپنی

خدمات انجام دیتے رہے تھی میر اکبر علی اپنی صحت یابی کو ڈاکٹر سر ولیم خلف کرنل مکنزی سابق منصرم رزیڈنٹ حیدرآباد دکن کی توجہ سے منسوب کرتے تھے سر ولیم کے دوستانہ تعلقات کا اندازہ (جو اس بہادر سپاہی کے ساتھ انکو تھا) حسب ذیل رقعہ کے ملاحظہ سے کیا جا سکتا ہے۔

۸-دسمبر ۱۸۹۳ء

گلسٹر ہوز ہیڈ پارک ڈبلیو

مائی ڈیر نواب

ہم اپنے مراسلت کو موقوف ہونے دینا چاہیئے اور مین ضرور امید کرتا ہون کہ وقتاً فوقتاً آپ اپنے حالات و خیریت سے مجھے مطلع کرتے رہین گے مین آپ کو دوستانہ تعلقات کے ساتھ یاد کرتا ہون اور کارڈ منسلکہ حسب دستور موسم بھجوانے کی معافی مانگتا ہون اس دلی آرزو کے ساتھ کہ خداوند تعالی اس موسم مین مجھے اور کئی تحائف آپ کو روانہ کرنے کی توفیق دے گا آپ کو اور آپ کے کل خاندان کو صحیح و تندرست رکھے گا فقط

مین ہون تمہارا قدیم دوست

ڈبلیو مکنزی

اسٹیشن چھاونی مومن آباد سے واپس ہونے کے بعد میر اکبر علی رسالے دو النٹیرون مین شریک کر لئے گئے تھے اور انکو اس حصہ فوج مین داخل کر لیا گیا تھا جو ٹن سیٹا لوٹی کے تعقب مین جا رہی تھی میر اکبر علی تقریباً ۸-۹ ماہ تک گوریلہ کی لڑائی مین مصروف تھے اون کو عمدہ خدمات کے صلہ مین سرکار انگریزی سے ایک قیمتی اسپ اور تمغہ غدر عطا ہوا تھا اور انکی ترقی کے لئے سفارش کی گئی تھی۔

اختتام معرکہ پر انہون نے جنگی زندگی چند مہینے کے لیے ترک
کردی تھی اور ۱۸۷۳ء مین حیدر آباد دکن کو واپس ہونے کے بعد
میر اکبر علی نے کسی خاص غرض سے ایک طولانی سفر مصر و شام ترک
و ایران و عرب کا اختیار کیا مذکورہ بالا ملکون مین تین سال تک سفر کرتے
رہے وہان اونہون نے اپنے کو پوشیدہ بنا رکھا تھا ہر ایک ملک مین یہ
تبدیل ہیئت کے ساتھہ گشت کرتے رہے وہان کی طرز معاشرت نشست و
برخاست عادات و اطوار سے اونہون نے واقفیت حاصل کرلی تھی اور وہان
انہون نے اس درجہ اپنا میل جول بڑہایا کہ تہوڑے ہی عرصہ مین اوس ملک
کی زبان سے بہت جلد واقف ہو گئے تہے اثناء سفر مین میر اکبر علی کے
پاس ایک رقعہ اس مضمون کا لکہا ہوا موجود تہا کہ میر اکبر علی ایک معزز
آدمی رعایاے نظام حیدر آباد دکن سے ہونے کے علاوہ حیدر آباد
رجمنٹ کیولری کے سردار تہے انہون نے اپنے کو خاص غرض سے شام
و عرب جانے آزاد کرا لیا ہے اور وہ اس سے بہی شناخت کئے جا سکتے
ہین کہ انکے بائین بازو پر غدر کی لڑائی کا گہرا زخم موجود ہے۔ اگر وہ کسی
دوست یا افسر برٹش گورنمنٹ سے کسی بات کے طالب ہون تو فوراً مدد
کی جاے ؛

میر اکبر علی کے پاس اور دو رقعہ موسومہ امیر اسمٰعیل و امیر محمد سرداران

قبیلہ عرب متصل حلب منجانب سر سالار جنگ بہادر مرحوم وزیر دکن موجود تھے ایسے نازک اور خطرناک سفر سے میر اکبر علی کا محفوظ نکل آنا سخت تعجب اور حیرت انگیز امر ہے واپسی سفر کے بعد ۱۸۶۸ء تک وہ حیدرآباد مین کسی اہم کام کے لیے ٹھیرے رہے انہون نے ملک حبش جانے کے لئے اپنی مستعدی گورنمنٹ انگریزی پر ظاہر کی اور یہ اوسیوقت صیغہ خفیہ پولیس مین شریک کر لئے گئے۔ میر اکبر علی کو اثناء سفر مین جو تجربہ حاصل ہوچکا تہا وہ مہم حبش کے موقع پر نہایت ہی کارآمد ثابت ہوا۔

اور فروری ۱۸۶۹ء مین میر اکبر علی خاص اس کام کے لئے شریک کر لئے گئے جیسا کہ حکم مندرجہ ذیل مجریہ سر رابرٹ نیپیر ملٹری سکرٹری سے ظاہر ہے۔

دفتر کمانڈر چیف　　　　کیامپ ستائی　　　　۳ فروری ۱۸۶۸ء

میر اکبر علی جو مرفہ الحال باشندے حیدرآباد کے ہین جنہون نے مہم حبش مین خود کو خدمت کے لئے پیش کیا تہا جو اس وقت ہز اکسلنسی کمانڈر ان چیف کے اسٹاف مین ایک عہدہ دار ہین منجانب ہز اکسلنسی کپتان میور کے ساتھ ان احکام کی تعمیل کرنے کے لیے مقرر ہوئے ہین۔ جسکی نسبت کپتان صاحب موصوف کو ہدایات دے گئے ہین۔ توقع کیجاتی ہے کہ جملہ برٹش عہدہ داران سے اخلاق کے ساتھ پیش آئینگے اور

اُن کے آدا سے فرائض مین مدد بالجتلاج دینگے - جبکہ یہ دہ کام کر چکین گے جسکے لیے یہ بطور خالص مقرر ہوئے ہین اسوقت امید کیجاتی ہے کہ ہز اکسلنسی کے مستقر واپس آنے تک اس باب مین انکے لئے سبیل کیجاے گی -

حسب الحکم

سر رابرٹ نیپیر

شرح دستخط

یم اے - ڈالان

معتمد فوج



چھٹوان باب

میر اکبر علی کی ملک حبش مین خفیہ زندگی

اور اُن پر گورنمنٹ انگریزی کی سرپرستی



لارڈ نیپیر کی یہ خواہش تھی کہ حبش اقوام سے اتحاد پیدا کرنے کے لیے اپنی جانب سے اُنہین کے کسی مذہبی شخص کو بھجوائے مگر یہ معاملہ نہایت نازک اور کٹھن تھا اور ناکامیابی کے سوا امید کم پائی جاتی تھی۔ لارڈ نیپیر جیسے عقلمند و مبصر شخص نے اس کارروائی کے لئے میر اکبر علی کا انتخاب کیا تھا جو اون اقوام کو ترغیب و تحریص دلانے مین خاص ملکہ اور ذاتی جرأت رکھتے تھے۔ اِس موقع پر میر اکبر علی کا انتخاب نہایت موزون سمجھا گیا۔ بحکم جنرل نیپیر میر اکبر علی وہان کی قوم گیالاس کو (جو مسلمان تھے) ترغیب و تحریص دلانے کے لئے مقرر کئے گئے جو اسکے قبل خفیہ پولس مین تھے اِن کو اسقدر جلد کامیابی حاصل ہوئی کہ اثنائے ہنگامے مین فوج گیالاس اِن کے زیر کمانڈ آگئی تھی یہ نہایت دشوار اور مشکل کام تھا کہ ایک تنہا شخص اون سب کے دلون کو شیشے مین اوتار

لیتا اکبر علی کے وہ واقعات خالی از دلچسپی نہ ہون گے جو اون کو ملک حبش پیش آ چکے تھے میر اکبر علی نے اس واقعہ کو بہ تفصیل اپنی نوٹ بک مین لکھہ رکھا تھا۔ جو ناظرین کے ملاحظہ مین پیش کئے جاتے ہین۔

"جس وقت اکبر علی ملک حبش مین داخل ہوئے ان کی موجودہ حالت بالکل حبشیانہ طریق پر تھی وہان ان کے طرز لباس اور گفتگو سے کبھی ہندوستانی ہونے کا گمان نہین کیا جاتا تھا۔ اس ملک مین میر اکبر علی نے جن لوگون سے پہلے شناسائی حاصل کی تھی اون کو یہ یاد کرا دیا گیا تھا کہ "عربستان میرا خاص وطن ہے سیر و تفریح کی غرض سے میرا اس ملک مین آنا ہوا۔"

چند حبشیون کو اکبر علی نے اپنا گردیدہ بنا لیا تھا اور یہ اون سب کے سرگروہ خیال کئے جاتے تھے۔ کبھی اون کا دل فرضی قصّے سُنا کے خوش کر دیا کرتے تھے وہ لوگ ان کی دل پذیر تقریر سُنکر محظوظ ہوجایا کرتے تھے اکبر علی اپنے کو بہت کم تنہا پایا کرتے اور ان کو بہ مشکل اپنے معاملات مین غور و خوص کرنے کا اتفاق ہوا کرتا تھا اس لئے اکبر علی نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ "ان مین سے چند حبشیون کا انتخاب کیا جائے۔ چنانچہ اونھون نے بجز خاص خاص حبشیون کے دوسرے حبشیون سے ملنا قطعاً ترک کر دیا۔ اسوقت تک میر اکبر علی نے اون حبشیون پر اپنے دلی ارادون کا اظہار نہین کیا اور نہ اپنا اصلی نام ہی بتلایا تھا۔ رفتہ رفتہ وہان کے پولیٹکل حالات سے یہ خوب نجوو واقف ہونے لگے۔ انھون

نے ایک علیحدہ مکان مین سکونت اختیار کی تہی یہ روز آنہ اپنے فرایض جاسوسی کو ادا کر رہے تہے۔ اور اپنا نام صالح مشہور کر رکہا تھا۔

جس مکان مین میر اکبر علی رہا کرتے تہے اسکے پڑوس مین ایک عورت مسماۃ سلمیٰ رہا کرتی تہی جو ملک تہیوڈور کے محل کی خاص ملازمہ تہی۔ اس سے انہون نے ہمسائگی کے حیلہ مین دوستی کا سلسلہ بڑہا دیا تہا۔ یہ عورت نوجوان بیوہ تہی دن بہر محل شاہی مین کام کرتی اور شب اپنے گہر مین گزارہ کرتی تہی اس عورت کے ذریعہ سے میر اکبر علی ملک تہیوڈور کے بہت سارے ملکی راز خانگی معاملات دریافت کر لیتے تہے اور ان سے افسران انگریز کو باخبر کر دیا کرتے تہے۔ بادشاہ حبش تہیوڈور کے جاسوس بہی اکبر علی کی خفیہ زندگی کے متلاشی تہے اور انہون نے صالح کی طرز و روش پر خفیہ طور پر نوٹس لینا شروع کیا۔ بالاخر صالح اور سلمہ ہر دو ایک دن گرفتار کر لئے گئے۔ جس وقت یہ گرفتار ہو چکے تہے انکو ایک قیدی کی حالت مین نظر بند رکہا گیا تہا ان کی جامہ تلاشی اور خانہ تلاشی بہی لے لیگئی تہی۔ سوا کے کپڑے پوشیدنی کے انکے پاس اور کوئی چیز بر آمد نہین ہوئی۔ ان کی گرفتاری کے وہ حبشی بانی تہے جن سے صالح نے ترک ملاقات کر دی تہی اکبر علی اپنی گرفتاری سے رنجیدہ نہین تہے بلکہ اسکو انہون نے موجب کامیابی سمجہا تھا ان کو وہان بالکل معمولی غذا دیجاتی تہی

اور علیحدہ ایک تنگ جگہہ مقید کئے گئے تہے تہوڑے روز کے بعد
ان کو دوسری جگہہ بہجوا دیا گیا جہان اور بہت سارے حبشی مقید تہے گویہ
لوگ بہی بادشاہ حبش کی رعایا سے تہے انکی معمولی سی معمولی حرکات پر
سہایت سنگین سزائین دی گئی تہین۔ صالح کی اجنبی صورت دیکہکر سارے
قیدیون نے انہین کی طرف ٹکٹکی لگا دی تہی تہوڑی دیر کے بعد صالح
کی نظر انتخاب سے چند قیدیون کو منتخب کر لیا جن قیدیون کو صالح نے
منتخب کیا تہا وہ لوگ بہی صالح کو نہایت ہوشیار آدمی سمجہتے تھے

اوس قیدخانہ مین جس قدر لوگ مقید تہے اون سب کے ساتھہ
نہایت سختی کا برتاؤ کیا جاتا تھا۔ کوئی قیدی بجز رہائی یا موت کے کسی طرح
بیرون محبس نکل نہین سکتا تھا۔ مقید شدہ لوگون کو اپنے حوائج ضروری کے
لیے سخت دشواری اوٹہانی پڑتی تہی۔ اندرون محبس چند تنگ و تار
حجرے بنے ہوئے تہے اور وہان کوئی جگہہ تعفن سے خالی نہ تہی۔ جملہ
قیدیون کے رہنے کے لیے ایک ہی دالان تہا اوس دالان مین بجز
فرش زمین کے اور کوئی چیز موجود نہ تہی یہ مقام بھی نہایت کثیف اور سخت
وحشت ناک تھا اوسکے اطراف بلند اور بد وضع چہار دیواری گہری ہوئی تہی۔
اور دالان کے حصہ مین بڑی بڑی آہنی سلاخین لگی ہوئی تھین اور اونہین
سلاخون کا ایک دروازہ بنا ہوا تہا جسمین ہمیشہ ایک بڑا بہاری قفل پڑا رہتا تھا

اِسکے بعد متعدد دیواریں محبس کو حلقہ کئے ہوئے تھین ہر دیوار مین ایک ایک
چوبی دروازہ نصب تھا۔ اور ہر دروازہ پر ایک حبشی جوان متعین رہا کرتا تھا
دالان کی چھت مین سوا مٹی اور چونے کے کوئی چوبی چیز نہین تھی۔
وہان دن اور رات ایکسان تاریکی مین گذرتا تھا۔ قیدخانہ مین کوئی ایسا
روشن دان نہ تھا جسکے ذریعہ سے قیدیون کو دم لینے کے لیئے تازہ ہوا
ملسکتی تھی۔ اِن غریب بےجرم قیدیون کو ابتدائی قید سے بجز ایک
جوڑا ملبوس کے دوسرا جوڑا ید لنے کی اجازت نہ تھی۔ قیدیون کو اختتام رہائی
تک صبر وقناعت کرنا پڑتا تھا۔ تمام قیدیون کے کپڑے تعفن سے
بھرے ہوئے تھے۔ اگر کوئی شخص تھوڑی دیر کے لئے اِن لوگون کے
پاس بیٹھ جاتا تو اوس کا دماغ پھٹا پڑتا۔ ان قیدیون کو کبھی وقت مقررہ پر
غذا نہین دی جاتی تھی۔ پہرے والی کو تقسیم غذا کے متعلق یہ حق حاصل
رہا کرتا تھا کہ جو وقت چاہے قیدیون کو کہانا تقسیم کرے۔ بعض وقت
اہلیان محبس کی شرارت سے قیدیون کو غذا نہین ملسکتی تھی۔ کہانے کے
انتظار مین قیدی اپنی اپنی جگہہ گھنٹون تڑپا کرتے تھے۔ اگر اس اثنا مین
کسی قیدی سے کوئی حرکت صادر ہو جاتی تو اوس کا تمام جسم تازیانہ
کی مار سے آلودہ ہو جاتا تھا۔ اِن قیدیون پر طرح طرح کے مظالم اور اقسام
کے عذاب ٹوٹ پڑتے تھے۔ بعض قیدیون کی حالت نہایت نازک

ہورہی تہی اون کے حلق مین ایک قطرہ پانی کا نہین ڈالا جاتا تھا
اور بحالت موجودہ اون پر سختی گذر رہی تھی باوجود ہزارہا مصیبتون اور سینکڑون
سختیون کے اون مقید شدہ لوگون نے کبہی افسر محبس یا کسی
پہرے والے سے خوشامد نہین کی بلکہ نہایت حقیر اور غصہ کی
نظرون سے اہلیان محبس کو دیکہا کرتے تہے گو ان قیدیون نے ایسے
قیدخانہ مین اپنے کو مٹی مین ملادیا تھا لیکن اپنی وضع داری اور آن بان کو
اُنہون نے کسی طرح ہاتھ سے جانے نہین دیا تھا۔ سلمہ جو محل شاہی
کی خاص ملازمہ تہی بحکم ملک تھیوڈور چند گنہٹون کے بعد رہا کردی گئی۔
مگر اوس نیک اور باعصمت جنس نے حسب اقرار میر اکبر علی کو خاطر
خواہ مدد دینے کا قصد کرلیا۔ چونکہ اکبر علی نے مصلحتاً وہان خود کو گرفتار
کرا لیا تھا۔ بجز اس تدبیر کے اونکو کامیابی کی کوئی شکل نظر نہین آتی تہی۔
چند ہی گنہٹون مین اکبر علی نے محافظین قیدخانہ کے ساتھ خلوص

اور اتحاد کو بڑہا دیا تھا مگر اکبر علی کے اِن حرکات سے موجودہ قیدی
ناخوش ہو رہے تھے تہوڑے ہی عرصہ مین اکبر علی نے اپنے منشاء کو
اُون سب قیدیون پر ظاہر کر دیا کہ "تم لوگ میرے حرکات و سکنات
پر ہرگز نوٹس نہ لو بلکہ باطمینان کلّی مجھپر بہروسہ رکھو مین حکمت عملی کے ساتھ
تم سب کو اس زندان سے رہا کرا دون گا" اِس وقت اکبر علی کو
اپنے مقاصد دلی کی کامیابی کا اچھا موقع مل گیا تہا۔ اُنہون نے اپنے
کو نہایت منکسر المزاج بنا لیا تہا۔ تہوڑی ہی دیر مین اپنی دلچسپ گفتگو اور ظرافت
آمیز فقرون سے تمام پہرے والون کو اپنی جانب متوجہ کر لیا۔
اہلیان محبس جنہون نے اپنی عمر بہر مین کبھی رحم اور خلق کا نام نہین سُنا تھا
جنکے دل و دماغ مین شقاوت اور بے اعتنائی کوٹ کوٹ کے بھری
ہوئی تہی اکبر علی کی پر اثر باتون سے ایک حد تک اون کے دلون مین
جگہہ کر لیا تھا۔



تصویر نواب اکبر جنگ بہادر بوقت جنگ حبش



تصویر ملک تھیوڈور پادشاہ حبش بحالت نیم جان

سلمہ کو قید خانہ سے رہا ہوئے تہوڑا ہی عرصہ گذرا تھا اس نے قید خانہ
کی تکالیف کو اچھی طرح محسوس کر چکی تہی جسوقت یہ محل شاہی سے واپس ہوئے
اوس نے مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ جسقدر بے جرم قیدی اس قید خانہ مین مقید ہین ضرور
اسکی دستگیری کرنی چاہی" سلمہ انہین خیالات مین محو ہو رہی تھی کہ بے ساختہ اوسکی
زبان سے یہ کلمہ نکل گیا "وہ پادشاہ تہیوڈور کے ملکی راز اور خانگی معاملات اب میرے
دل مین کسیطرح رہ نہین سکتے" یہ کہکر بازار سے چند اشیاء خرید کی اپنے گہرے گئی
اور دو تین گھنٹے مین اوس نے کہانا تیار کر دیا اور اس کہانے کو کمال ہوشیاری اور عقلمندی
کے ساتھ اکبر علی اور وہان کے چند قیدیون کو دی آئی بہر حال وہ اسیطرح صبح و شام
مقید شدہ لوگون کو کہانا پہونچا آتی تہی۔ سلمہ کی اس حکمت عملی سے قیدیون مین وہ
پہلی سی پژمردگی باقی نہ رہی بلکہ اب کسیقدر ان لوگونمین تقویت پیدا ہو گئی تہی۔ اکبر علی
کو قید خانہ مین سلمہ کی وجہ سے کہانے پانی کی کوئی تکلیف نہین گذرتی تہی اسکے
علاوہ پہرے والے نے ان کے ساتھ اسقدر رعایت کی تہی کہ نگرانی مین حوائج

ضروری کیلئے یہ باہر نکل سکتے تھے۔ بظاہر اکبر علی اہلیان محبس سے ادھر اُدھر
کی گفتگو کیا کرتے تھے لیکن ہر وقت نتیجہ پر اِن کا خیال رہا کرتا تھا۔ اکبر علی
اپنی کامیابی کے اسباب پر غور و خوض کر رہے تھے لیکن انکی قیمت اپنے ہاتھ
مین فتح اور کامیابی کا جھنڈا دیکھکر خوش ہو رہی تھی بہرکیف اکبر علی کو
مقید ہوکے تین چار روز گزر گئے تھے اس عرصہ مین انھون نے
حکمت عملی کے ساتھ تمام قیدیون کو ایک دل کر لیا اور اون سب کو اس امر کا
اطمینان دلا دیا تھا کہ تم لوگون کی ہر طرح مدد کی جاوے گی۔ اکبر علی کا مقید ہونا
اونکی کامیابی کیلئے نہایت مفید ہوا ان ہی وجوہات سے اکبر علی نے اپنے آپ کو
بخوشی گرفتار کرا دیا تھا وہان جسقدر لوگ مقید کئے گئے تھے وہ تیس چالیس سے
کم نہ تھے۔ اکبر علی نے اشارةً آگاہ کر دیا کہ رات کے بارہ بجے ہم سب کو چلنے پر مستعد
ہو جانا چاہیئے اسکو سب نے منظور کر لیا اور ٹھیک وقت مقررہ پر ہلچل شروع ہوئی۔
سب نے ملکر قیدخانہ کے دروازونکو توڑ پھوڑ ڈالا اور نہایت آسانی کے ساتھ ایکدم
باہر نکل آئے۔ سب سے پہلے اکبر علی نے یہ تدبیر کی کہ موجودہ محافظین قیدخانہ کو یکے
بعد دیگرے مشکیان کس کے ہمراہ لے لیا۔ اور اونھون نے اپنے مسکونہ مکان مین
جو کچھہ کا غذات وغیرہ زمین مین دفن کئے تھے خود ہی جا کر نکال لائے۔ اور شبانہ روز

ان سب کو لیکر ملکۂ مستطیات کے حدود مین داخل ہو گئے جو ملک حبش کے ایک حصہ کی خود مختار رئیسہ تہی اور چونکہ بادشاہ حبش کی یہ سخت مخالف سمجھی جاتی تہی اکبر علی نے مصلحتاً ان سب کو اوس مقام پر ٹہیرا دیا۔ جن مخالفین کی مشکین باندہ دیگئین تہین اون لوگون نے اطاعت قبول کی اور بادشاہ سے باغی ہونے کا حلفاً اقرار کرالیا۔ تب اون سب کی مشکین کہول دی گئین۔ ملکہ مستطیاۃ نے توم گیالاس کو (جو مسلمان کہلاتے تہے) ترغیب و تحریص دلوا کے میر اکبر علی کے حوالہ کر دیا۔ اور یہ سب لوگ میر اکبر علی کے طرفدار بن گئے تہے۔ اکبر علی نے ان لوگون کو قلعہ میاگڈالہ کے اطراف و اکناف مین بہجوا دیا تہا تاکہ روزانہ وہان کے حالات سے خفیہ طور پر انگریزی فوج کو اطلاع دیتے رہین جب بادشاہ حبش کی ہر حدود مین خفیہ آدمی متعین کر دیئے گئے تو ادہر اکبر علی نے اپنی ڈاڑہی مونچہ بالکل منڈالی تہی اور اپنے کو مصنوعی مجنون بنا کے ملک تہوڈور (بادشاہ حبش) کے فوجی لوگون مین پہونچ گئے تہے۔ جب اون لوگون نے اکبر علی کو مجنونانہ حرکات کرتے دیکہا تو خوب قہقہہ بازیون کے بعد چند حبشی سپاہیون نے ازمایش کے لئے ان کے جسم پر برچہے چبہائے اکبر علی پر جون جون سختی کیجاتی تہی وہ نہایت مستقل مزاجی کے ساتھ برداشت کر رہے تہے۔ انہون نے اپنی حالت کو مطلق تغیر نہین ہونے دیا تہا۔ اکبر علی کے دیوانہ پن کو حبشیون نے یقین کر لیا تہا۔ سب نے اکبر علی کے آگے ایک ایک روٹی کا ٹکڑا ڈال دیا اور یہ اسیطرح دیوانے حرکات کیا کرتے تہے۔ جن جن مقامات پر بادشاہ حبش کی فوج پوشیدہ بیٹہی ہوئی تہی۔ اکبر علی خفیہ طور پر لارڈ نیپیر کو ان کے حالات سے مطلع کر رہے تہے۔ جس جگہہ حبشی لوگ انگریزی فوج کے تعاقب مین

تھے وہاں ہوشیاری کے ساتھ برٹش فوج اپنا کام کر رہی تھی۔

ساتواں باب

قلعہ میاگڈالہ کا قبضہ اور برٹش فوج کی کامیابی

ملک تھوڈور و لارڈ رابرٹ کے درمیان یہ امر طے پایا کہ جنگ کے لئے جمعہ یا دوشنبہ کا دن مقرر کیا جائے۔ حبشیوں نے اپنے اپنے مقامات پر حلقہ بندی کر دی تھی اور لارڈ رابرٹ کی فوج نہایت تنگ و تاریک راستوں سے گزر رہی تھی۔ پہاڑیوں کے ملے ہوئے سلسلے کو طے کرنے کے بعد راستہ میں لارڈ رابرٹ کی فوج کو ایک بہت بڑا خندق ملا۔ اکبر علی کی کوشش اور راستے کی معلومات سے فوج آسانی کے ساتھ آگے بڑھی۔ ابھی قلعہ میاگڈالہ پچاس میل کے فاصلہ پر تھا کہ وہاں فوج نے اپنا قیام کیا۔ اور یہاں سے کوچ کرنے کے بعد فوج دس اپریل کو بمقام فجلہ پہنچ گئی قلعہ میاگڈالہ کے قریب فوج کو دشوار گذار پہاڑیوں اور ناہموار راستوں سے گزرنا پڑا۔ مقامات اسلجی اور سالسی کے درمیان فوج نے قیام کیا۔ کیونکہ یہ مقام قلعہ میاگڈالہ سے قریب واقع تھا۔

ملک تھوڈور نے اپنی جانب سے لارڈ رابرٹ کو یہ کہلا بھیجا کہ جنگ

کے لیئے جمعہ کا دن اچھا ہے۔

فجلہ کے مقام سے لارڈ رابرٹ کی فوج کا کرنل فیجر بادشاہ تھوڈور کے پاس بدین غرض بھیجا گیا کہ "وہ کاغذات متعلقہ جنگ پر بادشاہ حبش کے دستخط کرالائے" ملک تھوڈور نے کرنل کو جواب دیا کہ تم مجھے مجبور نہین کر سکتے اس معاملہ مین غور کرنے کے بعد جواب دون گا۔ کرنل فوج نے مکرر ملک تھوڈور سے اس امر مین اصرار کیا مجھے آپ جلد تحریری جواب دیجئے۔ کیون کہ مین مقام فجلہ سے روانہ ہو چکا ہون اور فوج آگے بڑھ گئی ہے۔ بادشاہ حبش نے برٹش فوج کے کرنل کو اس کا کوئی جواب نہین دیا بلکہ بارادہ جنگ ایک دم پندرہ ہزار حبشیون کی فوج اپنے جرنیل کے زیر کمانڈ یہ مقام اسلجی بھجوا دیا اور جرنل کو یہ نصیحت کی کہ "جنگ کے نتیجہ سے مجھے وقتاً فوقتاً اطلاع دی جائے اور تم کو یاد رہے کہ لارڈ رابرٹ کی فوج بہت قوی ہے اور وہ سب لوگ یورپین ہین تم اون لوگون کو مقید کر کے یہان کس طرح لا سکو گے وہ زبردست اور قوی یوروپین ہین ممکن نہین کہ تمہارے ہاتھ گرفتار ہو سکین۔ نہایت حکمت عملی سے کام لو اور اپنی فوج پر دھبہ نہ آنے دو اور خبردار تم اون لوگون سے خوف زدہ نہو اگر تم ذرا بھی خائف ہوئے تو یاد رکھنا کہ تم کو ہرگز فتحیابی نہ ہوگی" اس کے بعد لڑائی شروع ہوگئی ملک تھوڈور کا جرنل برٹش فوج کے ہاتھون مارا گیا وہ پہلے ہی حملہ مین گھوڑے سے الٹ کر گر پڑا تھا اوس مین ابھی کسی قدر حس و حرکت باقی تھی کہ لارڈ رابرٹ کی جانب سے اوس کا اصل مدعا دریافت کیا گیا لیکن اوس نیم جان نے کوئی جواب نہین دیا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ جنرل کے مارے جانے کے بعد

ملک تہیوڈور کے پاس انکا خونی لباس بھجوا دیا گیا۔ ملک تہیوڈور نہایت ہوشیار اور عقلمند شخص تھا۔ اوس نے کم عمری کے زمانہ مین بمقام کلکتہ تعلیم پائی تھی اس کے جنگی معلومات بھی بہت وسیع تھے اس نے اپنی فوج کے بچاؤ کے لئے۔ ایچ۔ آئی۔ لیسن نامی میجر کو روانہ کیا جو نہایت جوانمرد اور دلیر شخص تھا۔ اوس نے جس وقت لارڈ رابرٹ کی فوج کو دیکھا کہ وہ ایک پہاڑ کی تہ مین پوشیدہ بیٹھی ہوئی اس بات کا مشورہ کر رہی تھی کہ فوراً میگڈالہ کا قبضہ کر لین مگر میگڈالہ اس قدر مستحکم قلعہ تھا کہ اب تک کسی اور فوج نے اِس کا قبضہ نہین کیا۔ بحکم لارڈ رابرٹ فوج نے اپنا کیامپ میاگڈالہ کے قریب کیا لفٹنٹ اور کپتان فوج کو لارڈ موصوف نے یہ تاکید کی کہ وہان جو کچھہ واقعات پیش آئین اوس کی اطلاع دی جاوے۔

جب ملک تہیوڈور کو میاگڈالہ مین لارڈ رابرٹ کی فوج داخل ہونے کی اطلاع دی گئی تو اوس نے تین دن تک کھانا پینا بالکل ترک کر دیا تھا اور ایسی وحشت اثر خبر کے سننے سے سخت بیمار اور قریب المرگ ہو گیا تھا۔ اکبر علی نے اوس کو نیم مردہ حالت مین قلعہ سے باہر لایا اوس وقت اوس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی جس وقت ملک تہیوڈور کی نعش فرش زمین پر پڑی ہوئی تھی اوسکا پر رعب چہرہ بتلا رہا تھا کہ یہ دلیر اور عقلمند شخص کبھی اپنے ملک پر دشمن کا قبضہ نہونے دیتا اس کی نعش پر مذہبی طور سے نماز پڑہائی گئی۔

قوم گیالاس جس نے اب تک انگریزی فوج کو مدد دی تھی پھر وہ کامیاب فوج کے حق مین غارت گر بن گئے تھے اُن لوگون نے مفتوحہ حبشیون کے ساتھہ (جن کو واپس گھر جانے کی اجازت مل چکی تھی) لوٹ اور مار پیٹ شروع کر دی

جس سے خود برٹش گورنمنٹ کے افواج غیر محفوظ حالت مین تھے اوس وقت میر اکبر علی کو سر رابرٹ نیپر نے اس طاقت کے منتشر کرنے کے لئے طلب کیا؟ جس نے اسکے قبل اس قوت کو جمع کیا تھا۔ اکبر علی نے چند ہی گھنٹون مین اس کا انتظام کر دیا اور فوراً قوم گیا اس نے میاگڈالہ کے اوس حصہ کو چھوڑ دیا جس مین انگریزی فوج خیمہ زن تھی۔ اس کے بعد میر اکبر علی نے ملکہ مستطیات اور اوس کے فرزند کو سر رابرٹ نیپر سے ملاقات کرنے کی ترغیب دلائی اوس کے دوسرے ہی روز تمام دن اور تمام رات ضیافت اور جشن ہوتا رہا جس مین ملکہ مستطیاۃ معہ فرزند کے شریک تھین بعد اختتام جشن ملکہ معہ خدام وغیرہ قلعہ میاگڈالہ کو روانہ ہوئین اور ہم ہندوستان واپس آئی۔



آٹھوان باب

میر اکبر علی خان کے نمایان خدمات پر برٹش انڈیا اور سرکار عالی کی جانب سے اظہارات خوشنودی

مورخہ ۱۴ اپریل ۱۸۶۸ء

منجانب سر رابرٹ نیپیر

بخدمت سکرٹری آف اسٹیٹ

تہیوڈور (بادشاہ حبش) کی فراری سے پہلے مجھے یہ مناسب معلوم ہوا کہ قوم گیالاس سے اتحاد پیدا کرون اس غرض سے مین نے خاص اکبر علی کو انتخاب کیا جو حیدرآباد کے ملازم اور خاندان سادات سے تھے یہ ملکہ مستطیاۃ کے ساتھ شامل رہ کر اپنی غرض کو پورا کرنے مین بہت ہی موزون تھے۔ ملک تہیوڈور کا فرار ہو کر پھر مایوسی کے ساتھ میاگڈالہ واپس ہونا صرف گیالاس کی وجہ سے تھا جنھون نے کچھ عجیب طریقہ سے قلعہ کی پہاڑی کو گھیر لیا تھا اس کے بعد بالتحقیق یہ خبر ملی کہ صبح کو تہیوڈور میاگڈالہ چھوڑ کر فرار ہو گیا ہے تاکہ کسی فاصلہ کے شہر مین امن حاصل کرے اوس کے چند ہی سردارون نے تہیوڈور کو دروازہ سے باہر نکلنے پر اپنی رضامندی ظاہر کی اور پھر فراری کے بعد اپنے تھوڑے اسکارٹ کو لے کر اوس نے میاگڈالہ آنے کی اس وجہ سے جرأت نہ کی کہ قوم گیالاس ملک تہیوڈور کے سخت دشمن ہو گئے تھے کل کیولری اور فوج سے میاگڈالہ کا جنوبی دروازہ بند کرنے کی

امید نہین کی جاسکتی تھی اس لئیے مین نے میر اکبر علی افسر خفیہ پولس کو ملکہ مستطیاۃ کے پاس بہجوادیا تاکہ اوسکی مشورت اور مدد سے جسقدر آدمی فراہم ہوسکین وہان جمع کئے جائین میر اکبر علی کی رپورٹ روانہ کی جاے گی جسکے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ کس عمدہ طریقیہ سے اوس نے اپنے مشن کی غرض کو پورا کیا فقط۔ مورخہ یکم جون ۱۸۶۸ء

شرح دستخط سر رابرٹ نیپر

میجر گرانٹ سی بی جنکی افریقی شہرت ایک اور میدان مین حاصل کی گئی تھی دوسرے کپتان مور ایک مشہور مشرقی طالب العلم اور میر اکبر علی ان تینون نے بڑی اہم خدمات جسمین چالاکی و لیاقت لازمات سے تھی ادا کئے ہین فقط

شرح دستخط سر رابرٹ

مورخہ ۱۶ جون ۱۸۶۸ء

میجانب سر رابرٹ نیپر خدمت ویسرائے گورنر جنرل ان کونسل

برائے لحاظ مناسب نگارش ہے کہ رعایاے سرکار نظام حیدر اباد دکن سے ایک شخص مسمی اکبر علی جس نے اپنی سابقہ خدمات مہم حبش کے لئے والنٹیر کیا تھا جو میری جانب سے خفیہ پولس مین مقرر کیا گیا اس نے ہمارے اور دوسرے مسلمان اقوام کے مابین اتحاد پیدا کرنے مین بڑی قیمتی خدمات ادا کین۔ خصوصاً قوم گیالا اس کو ملک تہیاڈور کے خلاف عمل پیرا ہونے کے لئے۔ ہمکو میر اکبر علی سے بڑی مدد پہونچی مجھکو وقتاً فوقتاً اس سے کام لینے کا موقع ملا۔ مین نے اس مین حد درجہ کی لیاقت اور اپنے فرائض مفوضہ کو توجہ خاص انجام دیتا ہوا پایا مین اس بات کی

کوشش کرتا ہون کہ ہماری گورنمنٹ سے میر اکبر علی کی خدمات کا موزون صلہ حاصل کرون کیونکہ اب میر اکبر علی کو گورنمنٹ سے کوئی تعلق نہین رہا - میری یہی خواہش ہے کہ ایک ایسے پیرایہ مین (جسکو گورنر جنرل صاحب مناسب سمجھین) میر اکبر علی کی خدمات کا گورنمنٹ نظام سے شکریہ ادا کیا جائے - یہ مراسلات نہ صرف گورنمنٹ نظام کے لئے مسرت کا باعث ہونگے بلکہ اون مدارج کے لوگون مین (جن مین سے اکبر علی ایک رکن ہین) نظیر ہوگی جسکے حاصل کرتے مین ایک نئی روح پہونکی جائیگی -

شرح دستخط سر رابرٹ

سنٹ پی - وین انڈر سکریٹری سرکار ہندنے صاحب عالیشان بہادر حیدرآباد دکن کی خدمت مین ترسیل تحریر مذکورہ بالا ذریعہ مراسلہ نمبر ۸۳۵ مورخہ ۳۱ - جولائی ۱۸۶۸ء بدین مضمون لکھا کہ وہ آپ اس تحریر کو سرکار نظام کی خدمت مین پیش کر دینگے اور میر اکبر علی کے قابل تعریف خدمات کی قدر دانی جو سرکار ہندنے کی ہے اوس سے انکو مطلع فرماوینگے ،،

بتاریخ ۲۲ - ربیع الثانی ۱۲۸۵ھ کو مسٹر سانڈرس رزیڈنٹ وقت نے نواب سر سالار جنگ بہادر مرحوم کی خدمت مین سر رابرٹ کا پیام پہونچا دیا - اس تحریر کا جواب نواب سر سالار جنگ بہادر نے بتاریخ ۱۴ - رجب ۱۲۸۵ ہجری کو حسب سند رجۂ ذیل دیا -

مین تسلیم کرتا ہون کہ میر اکبر علی کے خدمات و اطاعت گزاری کی گورنمنٹ ہند نے قدر کی ہے چونکہ دونون سرکارون کے اغراض یکسان ہین مجھکو یقین ہے کہ اعلیحضرت اسکے سننے سے نہایت خوش ہونگے لہذا مین نے اعلیحضرت کو

انکے خدمات کا اظہار کیا وہ میر اکبر علی کے قابل قدر خدمات کو سنکر بہت خوش ہوئے۔ چونکہ میر اکبر علی رعایائے دکن سے ہے اوسکو دوسرے ممالک کے عادات اطوار سے وقفیت نہیں ہوسکتی لہذا یہ بات قابل تعریف ہے کہ اوس نے ایک غیر ملک مین جاکر اہم اور اطمینان بخش فرائض ادا کئے۔ چونکہ دونون سرکار کے ایک ہی اغراض ہین لہذا میر اکبر علی نے اپنی اس عمدہ کارروائی اور کامیابی سے نہایت ہی محظوظ کیا فقط   شرح دستخط   سالار جنگ اول

ملک حبش چھوڑنے سے پہلے میر اکبر علی کے متعلق عام حکم صادر ہوا تھا جس کا اقتباس درج ذیل ہے۔

حکم ہز اکسلنسی سپاہ سالار

دفتر ججٹ جنرل   صدر کیامپ زولا - ۳۰ - جون ۱۸۶۸ء

میر اکبر علی باشندۂ حیدرآباد دکن نے اپنے کو سرکار انگریزی کی جانب سے عارضی طور پر مہم حبش کے خدمات ادا کرنے کی مستعدی ظاہر کی جس پر اوسکی حسب خواہش فوج کے جاسوسون مین مقرر کیا گیا ختم مہم کے بعد انکے حسب منشا سرکار انگریزی نے انکو ملازمت سے مستعفی ہونے کی اجازت بمبئی پہونچنے کے بعد دی لہذا ہز اکسلنسی سپاہ سالار میر اکبر علی کے قابل قدر خدمات پر (جو اس نے سابقہ مہم مین مستعدی طور پر انجام دیا ہے) اظہار خوشنودی کرتے ہین جسکے صلہ مین میر اکبر علی کو سرکار انگریزی سے مہم حبش کا تمغہ ملا اور بتاریخ پہلی شوال ۱۲۹۶ھ مطابق ۵ - جنوری ۱۸۶۹ء اعلیٰ حضرت افضل الدولہ بہادر نے میر اکبر علی کو خان بہادر کا خطاب سے سرفراز فرمایا اور بر ماہ آذر ۱۲۷۲ف جاگیر خیالی محاصلے الصلہ عـہ کی عطا کی گئی ان کے معقول اور عمدہ خدمات کے صلہ مین ملکہ وکٹوریہ نے

سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب عطا فرمایا فقط

شرح دستخط کرنل فریڈ تیگر ڈپٹی

رجنٹ جنرل اسے ڈپٹی فورسن

دو سال کے بعد گورنمنٹ آف انڈیا نے سرسالار جنگ بہادر کو لکھا کہ انڈین سکرٹری میر اکبر علی کو بماتحتی سر ڈگلاس فارسیت مشن یارقند کے لیے حیدرآباد اسٹیٹ روانہ کرسکے گی یا کیا؟ فوراً سرسالار جنگ بہادر مرحوم نے انکی استدعا قبول کرلی اور میر اکبر علی خان کو روانہ کردیا۔ مشن یارقند کی وجہ یہ ہوئی کہ ۱۸۶۹ء مین کاشس بیگی سے ایک سفیر کلکتہ مین داخل ہوکر گورنمنٹ انگریزی سے اس امر کا اظہار کیا کہ ہماری گورنمنٹ کی یہ خواہش ہے کہ ایک برٹش آفیسر اتالیق غازی کے دربار مین میرے ہمراہ روانہ فرمایا جاے۔

برٹش گورنمنٹ سے مسٹر فارسٹ کا انتخاب ہوا وہ معہ میر اکبر علی کے روانہ کردیے گئے۔ ابھی اثناء سفر ہی مین تھے کہ کلکتہ مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ یارقند مین نشان بغاوت قایم ہوا ہے اس لیے گورنمنٹ انگریزی نے فارسٹ کو حکم دیا کہ پہلے وہان کے کماحقہ حالات دریافت کرلیے جائین جب تک وہان اچھی طرح امن نہ قائم ہولے ترک سفر کردین۔ اور ہندوستان واپس چلے آئین۔ راستہ مین اون لوگون کو بہت سارے مشکلات کا سامنا ہوا خصوصاً حالات یارقند کے دریافت و انتظار مین جو کچھ موجودہ رسد انکے پاس تھا وہ قریب الاختتام تھا اور وہ ایک دو روز سے زیادہ وہان کسیطرح ٹھیر نہین سکتے تھے۔ کیونکہ زیادہ اقامت سے فوج کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہورہا تھا۔ ضروری سامان اور جانور مسٹر فارسٹ نے

اپنے ہمراہ لے لئے تھے اور باقی کیمپ کا اسباب میر اکبر علی کے تفویض کر دیا گیا تھا مسٹر فارسٹ نے دفتری حیثیت سے میر اکبر علی کا شکریہ ادا کیا تھا۔

۱۸۷۳ء مین جس وقت میر اکبر علی بارادہ سفر حیدر آباد سے روانہ ہوئے تھے انکی عدم موجودگی مین بعض حاسدون کو موقع ملا انہون نے بمبئی گزٹ مین ایک لغو اور بے اصل مضمون شایع کر دیا کہ "میر اکبر علی جلا وطن کئے گئے"

اس پر میر اکبر علی خان نے نوٹس لی اور ایڈیٹر نے ان سے معافی چاہنے کے بعد اوس مضمون کی تردید کی تھی۔

۱۸۷۵ء مین مقامات کلکتہ - دہلی - آگرہ - کے دربارات شاہی مین میر اکبر علی خان موجود تھے۔ اور ۱۸۷۶ء مین وہ قیام گاہ (کیامپ آف اکسلنسی بمقام دہلی وانبالہ بہمراہ لارڈ نیپر شریک تھے۔

۱۸۷۵ء مین جنگ چین کی افواہ برٹش گورنمنٹ کے ساتھ مشہور رہو رہی تھی اوس وقت میر اکبر علی خان نے میدان جنگ مین بھجوائے جانے کے متعلق اپنی خواہش برٹش گورنمنٹ پر ظاہر کی جس پر لارڈ نیپر نے اون کو حسب ذیل جواب دیا۔

مائی ڈیر اکبر علی -

آپ کے مراسلہ مورخہ ۷ - ماہ رواں کے جواب مین مجھکو لارڈ نیپر کی جانب سے یہ کہنے کا ارشاد ہوا ہے کہ فی الحال بنگالہ اور پنجاب سے چین کو فوج روانہ کرنے کا کوئی مسئلہ زیر غور نہین ہے جیسا کہ آپنے قیاس کیا ہے - مجھے یہ بھی کہنے کا حکم ہوا ہے کہ ہز اکسلنسی کو ہمیشہ آپ کے خدمات جو ملک حبش

مین آپنے انجام دیا ہے یاد رہنگے اور جب کبھی ایسا موقع آئے جسمین آپکے خدمات کی
ضرورت ہو تو لارڈ نیپر آپکے حسب مقدور مدد کرنے مین مستعد ہین اور ساتھہ ہی اس امر کو
بہی آپ خیال فرما سکتے ہین کہ آپکے پوزیشن کے لحاظ کرتے آپ جیسے متعد شخص کے
لئے کوئی شغل تجویز کرنا کوئی چھوٹی بات نہین ہے۔ ایک غیر معمولی موقع پر بہی اسکا قبول ہوسکتا
ہے۔ لارڈ صاحب امیدر کہتے ہین کہ آپ صحیح و تندرست ہین شرح دستخط جے سی میور سکریٹری کانڈنگ چیف
۱۸۷۸ء مین میر اکبر علیخان نے گورنمنٹ ہند کو یہہ درخواست دی کہ وہ کسی بیرونی مقامات کے
جنگ وغیرہ پر بھیجوا دیے جائین۔ جسکا جواب انکو حسب ذیل ملا۔

مقام شملہ ۳ - جون ۱۸۷۸ء   فارن ڈپارٹمنٹ پولیٹکل

منجانب جی سی - بلوڈن - اسکوائر منصرم انڈر سکریٹری سرکار ہند - بخدمت اکبر علیخان بہادر
سی ایس - آئی - حیدرآباد دکن - بجواب مراسلہ آنجناب نگارش ہے کہ گورنمنٹ ہند
کسی ایسے موقع پر آپکی خدمات کیلئے آپکو مدعو کرینگے۔ آپکے خدمات سابقہ گورنمنٹ ہند کو خوب یاد ہین
۱۸۷۸ء مین جبکہ برٹش گورنمنٹ سے اوسکے ساتھہ جنگ چہڑ جانیکا خطرہ پیدا ہو رہا تھا
اسوقت بہی میر اکبر علی خان نے اپنی مستعدی ظاہر کی تہی اگر درحقیقت جنگ چہڑ جاتی تو ضرور
ان کا انتخاب عمل مین آتا۔ جیسا کہ لارڈ نیپر نے اپنے سابقہ خط مین یاد دہانی کا وعدہ فرمایا تھا
۱۸۹۲ء مین نواب سر سالار جنگ بہادر نے اپنے داماد و ہمشیرہ زادہ نواب مکرم الدولہ
بہادر کو جنگ افغانستان مین بہجوائے جانیکی کوشش کی تہی لیکن پہر اونہون نے اپنے
اس ارادہ کو فسخ کردیا اور بجائے مکرم الدولہ بہادر کے میر اکبر علیخان کا انتخاب کیا گیا۔
میر اکبر علیخان کی جان نثاری نے برٹش تخت کی وفاداری مین ابتک کوئی دقیقہ اوٹہا
نہین رکہا تہا فوراً مشن کابل پر بہجوانے کیلئے انہون نے لارڈ رابرٹس کی خدمت مین

بذریعہ درخواست مستعدی ظاہر کی اور اپنی درخواست مین بالتصریح یہ تبلادیا کہ "مین صرف ایک آفیسر کی ماتحتی مین اپنی خدمات انجام دینا چاہتا ہون جس سے مجھے اتحاد اور ایک زمانہ کا تجربہ ہے - برٹش انڈیا سے یہ ہرگز میری خواہش نہین ہے کہ وہ کسی معاوضہ یا پنشن یا خاندانی منصب کو مجھے یا میرے مرنیکے بعد دے - مین گورنمنٹ ہند کی خدمت کو اپنے لئے فرض عین سمجھتا ہون - اور ہر وقت مین اپنی سچی جان نثاری کا ثبوت دینے پر آمادہ و منتظر ہون - جسکا جواب لارڈ رابرٹس نے میر اکبر علیخان کو دیا کہ "ہم بخوشی آپکے لے لینگے - ابھی اس بادہ مین کچھ بھی فیصلہ نہین ہوا اگر تصفیہ ہو جائے تو آپکو مطلع کرینگے"

حین قیام حیدرآباد میر اکبر علی خان کو نواب مدار المہام بہادر نے صدر تعلقداری پر جانے کے لئے بہت مجبور کیا تھا - اسکے قطع نظر اور دوسری معقول خدمات پر ترقی دینے کی امید بھی دلائی - لیکن میر اکبر علی خان نے ان سب کو نامنظور کیا اور یہاں سے ان خدمات کے اونہون نے ایک مستقل معتمدی کی خواہش کی جسکی تصدیق بملاحظہ تحریر نواب محسن الملک بہادر سابق معتمد پولٹیکل فینانس سے ہو سکتی ہے جو درج ذیل کی جاتی ہے

تحریر مولوی مہدی علیخان معتمد پولیٹکل فنانس حیدرآباد دکن

میرے معزز دوست میر اکبر علیخان بہادر سی - ایس - آئی

مجھے کل آپ کا رقعہ بہدست ہوا اوسکے جواب مین تمام واقعات بالتفصیل لکھنا چاہتا ہون - نواب مکرم الدولہ بہادر صدر المہام مالگزاری نے سفر انگلستان سے واپس ہونے کے بعد بمقام مبیئی مجھے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ فی الحال میر اکبر علیخان

کا انتخاب سمت شمالی و مغربی کے صدر تعلقداری پر ہوا ہے جسوقت وہ جائداد خالی ہو مجھے اسکی یاددہی کیجاے۔

مجھے بہی اسکے اظہار کردینے مین کسی طرح تامل نہین ہے کہ ایک وقت وزیر سابق سر سالار جنگ بہادر نے وعدہ ایفائی کے خیال کرتا صاحب رزیڈنٹ کو لکہا کہ مین میر اکبر علیخان کو صدر تعلقدار بنانا چاہتا ہون مگر چونکہ آپ کو کسی خدمت معتمدی کی خواہش تہی اس لئے آپ نے نامنظور کیا لہذا حسب راے مدار المہام بہادر آپ کی حسب خواہش خدمت معتمدی دلاتے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رہے گا اگر معتمدی کی خدمت خالی ہو تو ایسی حالت مین آپ سمجھ لینا چاہیئے کہ آپ کے لئے صدر تعلقداری رکہی ہوئی ہے جسوقت اصلاح تقررات کا مسئلہ زیر غور تہا آپکے لئے چند مرتبہ مدار المہام بہادر کو یاددہی کی گئی اوسوقت کوئی مناسب خدمت خالی ہونے سے مجلس انعام کی ایک جگہ دوسری خدمت معتمدی صدر المہامی پولیس آپ کی عمدہ خدمات کے صلہ مین عطا ہوئی تہی مگر آپ نے دونون خدمات سے انکار کر دیا۔ سفر انگلستان مین نواب سر سالار جنگ بہادر کا یہ خیال تہا کہ محکمہ متفرق کی معتمدی کے لئے آپ سے کہا جاے گو اس ضمن مین دستور رستم جی کا بہی نام بیان کیا گیا تہا چونکہ آپ زیادہ تجربہ کار اور منتظم شخص ہین اسکے کل واقعات مہاراجہ پیشکار کے ملاحظہ مین پیش کئے گئے اونہون نے معتمدی پولیس پر آپ ہی کا انتخاب کیا ابہی جدید تختہ تقررات مین عمل ہوتے نہین پایا تہا کہ ہز اکسلنسی نے اس امر کا قطعی فیصلہ کر دیا کہ تاوقتیکہ کوئی مستقل معتمدی خالی نہ ہو آپ کو مجلس قوانین مین جو زیر ترتیب ہے کوئی جگہ دیجاے اوس مجلس کے ایک رکن مسٹر مرید ہی تھے

مگر بدقسمتی سے ہز اکسلنسی کی موت نے آپ کو اس تجویز سے محروم رکھا سابق مدار المہام بہادر کا یہ منشا تھا کہ ریاست حیدرآباد کے اعلیٰ ترین خدمت پر آپ کا تقرر کیا جائے اگر تختہ جدید کا عمل ہو جاتا تو ضرور آپ کامیاب ہو جاتے جسقدر میرا ذاتی علم اور کچھہ رائے تھی وہ آپ پر ظاہر کردی گئی ہے اور میں اب تک اوسی پر قایم ہون - مگر فی الحال اقتدارات مہاراجہ پیشکار کے ہاتھہ میں ہین فقط مرقوم ۱۶ - شوال سنہ ۱۳۰۱ھ

شرح دستخط

مہدی علی



باب نوان

عطائے خدمت و خطابات وغیرہ میر اکبر علیخان



اعلیحضرت افضل الدولہ بہادر کی یہ خواہش تہی کہ میر اکبر علی خان کو ایک جاگیر اور جنگ کا خطاب سرفراز کیا جائے قبل اسکے کہ وہ اپنی خواہش کو پورا فرماتے تقضائے الہی نے آپ جام حیات لبریز کردیا تہا جسوقت اعلیحضرت کولارڈرین نے تخت سلطنت پر جلوہ گر فرمایا اعلیحضرت صغیر سن تہے اس لئے سردست میر اکبر علی خان کو جنگ کا خطاب عنایت نہو سکا۔

سنہ ۱۸۸۴ء مین اعلیحضرت بندگان عالی جشن نوروز کے موقع پر میر اکبر علیخان کو اکبر جنگ کا خطاب سرفراز فرماکر اون کو عمائدین حیدرآباد مین شریک کرلیا گیا اور اس لقب کے ساتہہ ان کو اعزازی طور پر منصب دوہزاری اور دوہزار سوار اور علم کی اجازت ہوئی۔

سنہ ۱۲۹۳ف مین اکبر جنگ بہادر کوتوال شہر مقرر ہوئے چونکہ اون کو حیدرآباد کے اندرونی چالبازیون کا بہت بڑا تجربہ حاصل ہو چکا تہا اس لئے انہون نے عہدہ کوتوالی کو مجبوراً اس شرط کے ساتہہ قبول کرلیا کہ کوتوالی اضلاع سرکار عالی کا انتظام بہی کوتوال بلدہ کے سپرد کردیا جائے اور کوتوال بلدہ بعوض اسکے کہ وہ معین المہام کوتوالی کا ماتحت ہو مدار المہام سرکار عالی کی ماتحتی مین اپنی خدمات



تصویر نواب اکبر جنگ بہادر بوقت ابتدائی عہد کوتوالی

انجام دے۔ اکبر جنگ کے مذکورہ بالا شروط کو اعلیحضرت نے منظور فرمالیا اور اسکی جریدہ مین تشہیر کی گئی۔

سنہ ۱۸۸۸ء مین نواب سر آسمان جاہ بہادر مرحوم مدار المہام وقت نے منسوخی شروط مذکورہ کوتوال شہر کو بالکل معین المہام پولس کا ماتحت کردیا۔ گو اکبر جنگ بہادر کو اس سے اختلاف رہا بالآخر آسمان جاہ بہادر نے جریدہ اعلامیہ مین اپنی سابقہ تجویز کی تعمیل کا حکم دیدیا۔



باب دسوان

اکبر جنگ بہادر پر بعض اخبارات کے حملے



مسٹر ہال ویل رزیڈنٹ حیدرآباد اپنی یادداشت مورخہ ۲۰ اگست ۱۸۸۹ء مین تحریر فرماتے ہین کہ "کمشنر پولیس کا ایک بہت بڑا مشکل اور اہم کام ہے جو اکبر جنگ کے تفویض کیا گیا ہے۔ شہر حیدرآباد مین شریر لوگون کا کثیر مجمع اپنے کو امادہ فساد بنا رکھا ہے اور یہ لوگ ضرورت سے زیادہ بے پرواہین کمشنر پولس کو اپنا مفوضہ کام انجام دینے اور عام طور پر امن قایم رکھنے کے لئے گورنمنٹ سے اچھی تائید ملنی چاہیئے اور اون کو اس امر کا بھی اختیار حاصل رہے کہ وہ اپنے ماتحتین کا خود انتخاب کرلین۔

اکبر جنگ بہادر کے دشمنون نے انکے ساتھ اپنی خصومت بڑہانا شروع کی ہندوستان کے پریس عام مین ان پر بہت سارے حملے کئے گئے چنانچہ بمبئی اخبار کا نامہ نگار رستا نثار ام نراین نے اکبر جنگ بہادر کے حالات پر لغو اور بے اصل قلم فرسائی کی تہی جسکی تردید کرنل مارشل پرویٹ سکرٹری اعلیحضرت نے کی اور اون کو اس اتہام سے بالکل بری کرا دیا کرنل مارشل نے اکبر جنگ بہادر کو یقین دلایا کہ "اعلیحضرت اور صاحب رزیڈنٹ یہ بخوبی جانتے ہین کہ آپ اپنے فرائض منصبی کو نہایت مشکل مواقع پر اچھی طرح انجام دیتے رہے"۔

اسکے بعدبھی اکبرجنگ بہادر پر اخبارات مین متواتر حملے ہوتے رہے - آخرکار اکبرجنگ نے ۱۸۸۶ء مین تبادلہ خدمت کی درخواست پیش کردی جس پر کرنل مارشل پرایوٹ سکرٹری نے اپنے خط مورخہ ۳ - مارچ ۱۸۸۷ء مین اکبرجنگ بہادر کو لکھا کہ " اعلیحضرت آپ کے کام سے بہت خوش ہین جب تک آپ محنت وفاداری کے ساتھہ کوتوالی کے مشکل فرائض کو انجام دین گے (جس مین آپکی دلچسپی اور انصاف رہے گا) اعلیحضرت کبھی آپ سے ناراض نہونگے "



باب گیارہوان

اکبر جنگ کا ایک مقدمہ مین بری ہونا



اکبر جنگ بہادر اپنی جان توڑ محنت کی وجہ سے طبقۂ امرا و معززین مین لائق تعریف مانے جاتے تھے ان کی وقعت وعظمت بڑہانے والے نہ صرف ان کے بیش بہا کارنامے تھے بلکہ یہ بخوبی کہا جاسکتا ہے کہ وہ ایک ایسے اعلیٰ مقام پر پہنچ چکے تھے جہاں حسد وبغض کے تیر اون کو کسیطرح نقصان پہنچا نہین سکتے تھے اور یہ شاہی عنایات کے محافظت مین نہایت اطمینان کے ساتھ دشمنون کی اون کل کوششون کو کالعدم کرسکتے تھے جو اون کے اعلیٰ ترین رتبہ کو گزند پہونچانے کے ساعی تھے ۔ مگر اکبر جنگ بہادر کی بلند اقبالی کی کوئی انتہا نہ تھی جہان حسد پرواز نہ کرسکے علی ہذا اوس تک بھی کوئی انتہا نہ تھی جہان وہ نزول نہ کرسکے اکبر جنگ بہادر کے متعلق چند خلاف تجاویز غایبانہ طور پر عمل مین لائی گئی تھین گو بادی النظر یہ تجاویز ان کی اعلیٰ جرأت اور روشن دماغی کی مظہر ہین اور یہ کسی بہتر اور موزون موقع پر بھی موضوع ہوسکتی ہین ۔ کرنل لڈلو سی آئی ای ناظم کوتوالی اضلاع نے ایک ایسی لغو اور بے بنیاد تجویز کو حل کردی جس سے نواب آسمان جاہ بہادر کو غلط فہمی ہوچکی تھی سر آسمانجاہ بہادر نے کل کاغذات تصفیہ کے لیے رزیڈنٹ صاحب کے پاس پیش کردیا مسٹر سرونس مجسٹریٹ رزیڈنسی نے پیش شدہ کاغذات

دیکھنے کے بعد حسب ذیل فیصلہ کیا۔

فیصلہ

یہ بالکل عجیب مقدمہ ہے اور زمرۂ خاطیون کی نہایت زندہ تمثیل کا مظہر ہے حیدرآباد کے سرکاری اور غیر سرکاری دنیا کے خراب حالات کا منظر پیدا کر دیتا ہے ایک وقت کوتوال پر ایسے الزام کی تجویز کی جاتی اور اوسکا متواتر ہمہ اشکال مین نظر آنا کوئی حیرت انگیز بات نہین ہے معاملہ یہ ہے کہ ایسا اتہام آغاز کیونکر ہوا اور مین خایف ہون کہ وہ گپ سمجھہ لینے کے لئیے ہی باقی رہ گیا غالباً اتہام اولاً عمداً اور خصوصاً باندہا گیا ہوگا یا یہ کہ وہ بالکل جار بینار کی خبر ہوگی بغیر کسی پایۂ حقیقت کے بطور گپ اوڑی ہوگی یا کسی کی بنائی ہوگی دونون طرح سے کوتوال اور اون کے عہدہ داران بالا کے مابین عدم اتحاد کا موقع دیا ہوگا اور اون کے بالادستون نے پہلے اسکی تجویز کی ہوگی اور شاید یہ بھی ہوگا کہ کوتوال صاحب کے خیالات اونکے بالا افسرون کے موافق نہ ہوے ہون تو اونکی عدم توجہی نے یہ بات پیدا کر دی ہوگی اس لئے کہ ایسے مواقع پر کوتوال صاحب کی نکتہ چینیان بعض مقدمات مین بالکل بے خوف ہوا کرتی تہین اگر وہ ایسا ہی ہے تو کوتوال نے جسقدر زحمت اور تشویش اس کارروائی مین اٹہائی ہے اونکے لئیے بہت زیادہ کہنے کی ضرورت نہوگی سواے اسکے کہ وہ آیندہ اس بارہ مین ضرور احتیاط کو کام مین لائین گے۔

فیصلہ مذکورہ بالا کی اطلاع نواب اکبر جنگ بہادر کو دینے کے بعد نواب سر آسمانجاہ بہادر نے یہ تحریر فرمایا کہ مجھے اس بات سے بیحد خوشی ہوئی کہ جس مقدمہ کے

دریافت کا مین نے مجبوراً حکم دیا تھا وہ اکبر جنگ بہادر کے مفید ثابت ہوا یعنی نواب اکبر جنگ بہادر کی کارگزاری پر کسیطرح بدنما دہبہ نہ آنے پایا جسکا مجھکو پہلے ہی سے یقین تہا،،

کرنل لڈلو کو اس امر کی اطلاع دی گئی کہ آپ کے خیالات کے موافق مسٹر سرڈنسن مسٹر پیارگ نے جو فیصلہ کیا ہے انکی تحقیقات سے مقدمہ کی کچہہ بہی اصلیت نہین پائی جاتی - اکبر جنگ بہادر کے خلاف جو الزامات لگائے گئے ہین وہ سراسر لغو اور ایک شریر جماعت کی افترا پردازی کا باعث ہے -

اگر نواب اکبر جنگ بہادر اپنے مشکل فرائض کے انجام دہی مین پہلوتہی کرتے تو ان پر کبہی یہ الزامات نہ قائم کئے جاتے جس مین انکو کوتاہ اندیش وغیرہ قرار دیا گیا تہا - انہون نے جسقدر اپنی پالیسی کو بنا رکہا تہا اسی قدر ملک کے لئے مفید نتیجے مترتب ہو رہے تہے نواب سر آسمان جاہ بہادر مرحوم مدار المہام وقت نے یہ سمجھ لیا تہا کہ نواب اکبر جنگ بہادر نے اپنے بالادست عہدہ دارونکی اختلاف رائے مین جو نکتہ چینی کا طریقہ اختیار کیا وہ بالکل درست تہا -

یہ بات قابل لحاظ ہے کہ تمام لوگون مین نواب اکبر جنگ بہادر کے بالرّاس تعلقات تہے انہون نے اپنے فرائض کو جن مشکل مواقع پر انجام دیا تہا وہ غور کرنے کے بعد نہایت کٹھن اور دشوار معلوم ہونگے - اگر کوئی دوسرا شخص اکبر جنگ کے پوزیشن مین رکہہ غیر تشفی بخش حالات سُن لیتا تو وہ بجائے سخت اور ضروری احکام نافذ کرنے کے حیران و ششدر رہجاتا نواب اکبر جنگ بہادر کا ایک ہی اصول تہا کہ پرنٹس انڈیا اور سرکار عالی مین انہون نے اپنے فرائض منصبی کو ایمانداری اور بے تعصبی کے ساتہہ انجام دیا اور ہر جگہ اپنی کارگزاری

کی ایک عمدہ کیفیت پیش کرتے رہے۔

بارہوان باب

ایک مشہور ڈاکو کی گرفتاری پر اعلیحضرت بندگانعالی کا اظہار خوشنودی

ریاست میسور کا خزانچی مسمی سیورا و بہت بڑی رقم غبن کرنے کے بعد وہان سے
یکایک فرار ہوگیا تھا اوسکی تلاش اور گرفتاری مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا گیا
تھا وہ ایک مدت تک کسی شخص کے ہاتھ گرفتار ہوا اسکی گرفتاری زیادہ تر اس وجہ
سے محال سمجھی جاتی تھی کہ یہ شخص اکثر متمول اور باثر لوگون کے زیر حمایت تھا
لیکن نواب اکبر جنگ بہادر جیسے بہادر و داناشخص کے ہاتھ سے اس کا
بچ نکلنا بالکل ناممکن تھا۔ اونہون نے اوسکی گرفتاری کے تدابیر سوچ رکھے
تھے۔ جہان سیورا و پناہ گزین تھا ہر روز اوسکے حالات اکبر جنگ بہادر کو
معلوم ہوا کرتے تھے۔ ایک روز اونہون نے بذات خود تبدیل ہئیت کر کے
اوسکو گرفتار کرلیا۔ اور بتاریخ ۱۲۔ جمادی الاول ۱۳۰۳ھ ہجری کو نواب سر سالار
جنگ بہادر اول نے اعلیحضرت حضور نظام پر نواب اکبر جنگ بہادر کی لیاقت اور
ہوشیاری کا اظہار کیا نواب اکبر جنگ بہادر کو انکی اعلی لیاقت کے صلہ مین نواب

سالار جنگ بہادر نے ٹور کے موقع پر اپنی خاص تلوار عنایت فرمائی اور اوس تلوار کو بدست خود نواب اکبر جنگ بہادر کی کمر مین باندہی۔ اور ایک رائفل اور تفنچہ بہی اوس وقت انکو بطور انعام مرحمت فرمایا تہا۔

بر بناء عرضی نواب سالار جنگ بہادر مرحوم اولی بتاریخ ۶ - جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ حسب ذیل فرمان واجب الاذعان اعلیحضرت بندگانعالی صادر ہوا۔

" نواب اکبر جنگ بہادر نے اس مقدمہ کی سراغ رسانی اور مشہور ڈاکو کی گرفتاری مین جو حصہ لیا ہے مع دوسری خدمات کے انکو تشفی دیجاے ـ مین انکو اس کے صلہ مین بدست خود ایک شمشیر اور تمغہ دون گا ''

اعلیحضرت کی اس حوصلا افزائی نے نواب اکبر جنگ بہادر کے دل مین ہمت وجوانمردی کے تخم بودیے تہے اونہون نے بالاستقلال اپنے کارہاے مفوضہ کو اسقدر چمکایا کہ دن بدن اوس مین رونق بڑہنے لگی۔ اور بہت جلد کوتوالی کے اہم اور ذمہ دارانہ فرائض کو برٹش انڈیا کے ہم شل بنادیا۔ اکبر جنگ بہادر کی ہمت اور حوصلے بڑہانے والی اعلیحضرت کی قدردانی اور فیاض دل تہی۔ اس سے بڑہکر نواب اکبر جنگ بہادر کی قدر افزائی اور کیا ہوسکتی ہے کہ اعلیحضرت قوی شوکت نے نواب اکبر جنگ بہادر کو مختلف مواقع پر اپنی چار تلوارین سرفراز فرمائی تہین



تیرہوان باب

نواب اکبر جنگ بہادر کی کارگزاریون پر مدارالمہام وقت کا اظہار مسرت



اکبر جنگ بہادر کے نام نواب لائق علی خان بہادر سالار جنگ ثانی نے ایک مراسلہ لکھا تھا جس کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے -

"مجھکو آپ کی لیاقت دیانت محنت - وفاداری کا اعتراف ہے مجھے اکثر مواقع پر آپ کے مفوضہ کام کو غور سے دیکھنے کا اتفاق ہوا آپ نے بخیال تحفظ عزت گورنمنٹ اپنی جان کو خطرے مین ڈالدیا ہے آپ کے انتظام پولیس کا مقابلہ کسی دوسرے آفیسر سے ناممکن ہے جبوقت آپ نے کوتوالی کا جائزہ لیا اوس وقت پولیس کی حالت بہت ہی نازک تہی آپ نے اس مین جو جو نمایان ترقی کی ہین وہ بالکل ظاہر ہین - اگر آپ اس عہدے پر مامور نکیے جاتے تو ایسی ترقی کبھی ممکن نہ تہی - آپ کی محنت - دیانت - وفاداری و اطاعت گزاری کی تعریف امکان سے باہر ہے مجھکو کامل یقین ہے کہ سرکار عالی بہت جلد آپکے لائق خدمات کا صلہ دے گی شہر اور اضلاع مین آپ کی محافظت کی وجہ سے آرام اور امن پہیلتا جائیگا -"

جس وقت مسٹر پلوڈن حیدرآباد تشریف لاے نواب سر آسمانجاہ بہادر مرحوم

نے نواب اکبر جنگ بہادر کو مسٹر موصوف سے جن الفاظ کے ساتھ انٹرڈیوس کرایا وہ بجنسہ درج ذیل ہین۔

"آپ کو نواب اکبر جنگ بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ کوتوال شہر حیدرآباد سے انٹرڈیوس کرنے مین مجھے بیحد مسرت ہوگی یہ ایک ایسے آفیسر ہین کہ جنکے مشہور کارنامون کو غالباً آپ نے بھی سنا ہوگا۔ اپنے مشکل اور ذمہ دارانہ فرائض کو باطمینان کلی انجام دیتے ہین مین یقین کرتا ہون کہ آپ ان کو دیکھ کر بہت خوش ہونگے"

ہزرائیل ہینس ڈیوک آف کناٹ کی سواری جس وقت حیدرآباد آئی اُس وقت رزیڈنسی سے حکم ذیل صادر ہوا۔

مورخہ ۲۱۔ جون ۱۸۸۹ء

"نواب اکبر جنگ بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ کوتوال شہر حیدرآباد تمام پبلک مواقع پر ہزرائیل ہینس گاڑی کے ہمراہ رکاب متعین کئے جاتے ہین جنکو اس کے قبل بھی پرنس البرٹ وکٹر ستوفی کی تشریف آوری کے وقت اسیطرح کا اعزاز حاصل ہوا تھا"

نواب اکبر جنگ بہادر مرحوم کی حسن کارگزاری کے متعلق سرکار سے وقتاً فوقتاً اظہارات خوشنودی ہوتے رہے۔ اون احکامات سرکار کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ریمارکس نواب سر آسمانجاہ بہادر مرحوم۔ کے۔ سی۔ آئی۔ اے مدارالمہام سرکار عالی جو رپورٹ پولیس ۱۲۹۹ف

ہزاکسلنسی مدارالمہام بہادر خاص طور پر نواب اکبر جنگ بہادر سی۔ ایس۔ آئی
کوتوال شہر کی دلچسپی اطاعت و محنت جو انہون نے اپنے اہم فرائض کے
ادا کرنے مین ظاہر کیا ہے شکریہ ادا کرتے ہین۔ یہ ایک اطمینان بخش سرکار
و نیز اعلیحضرت کے لئے ہے،،

ریمارکس منجانب نواب سر وقار الامرا بہادر مرحوم۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای مدارالمہام
سرکارعالی

بر رپورٹ پولیس ۱۳۰۲ فصلی۔
ہزاکسلنسی نواب مدارالمہام بہادر رپورٹ کے ملاحظہ سے یہ بات اخذ
کرتے ہین کہ پولیس کے عمدہ نتائج اور اسکی اعلی درجہ کی کامیابی نواب
اکبر جنگ بہادر کی نمایان لیاقت کا باعث ہے جو انہون نے اپنے اہم فرائض
کے انجام دہی مین ظاہر کئے ہین،،
یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ایک ایسے عہدہ دار کی نسبت جس نے ہر ایک
وزیر اعظم کی جانب سے تعریفی کلمات سُن چکے ہین۔ اور اپنے پادشاہ ذیجاہ
سے اسقدر تحائف حاصل کرنے کی عزت بھی حاصل کی ہو اور اوس نے اپنے
کارہائے مفوضہ کو نمک حلالی کے ساتھہ انجام دیا ہو بایں ہمہ وہ ہمیشہ سازشون کا
شکار بنا رہا۔ اکبر جنگ بہادر کے مخالفین کا یہ قول تہا کہ ”وہ بالکل سادہ مقال
آزادرا ہے۔ اور سچ کو سچ پکارنے مین ہمہ تن تیار تھے “
اکبر جنگ بہادر جو کچھہ کہتے تھے کر دکہلاتے تھے وہ فطرتاً سخت اور بے رحم
نہین تھے جو کچھہ عہدہ داران سرکارعالی اپنے ناجائز افعال اُنکے عتاب مین

گرگزرتے تھے۔ اسیوجہ سے بعض اوقات انکی متحمل طبیعت اور صلح پسند
طریقہ اپنے کو بالاسے طاق رکھنے پر مجبور کرتا۔ اکثر مواقع پر لارڈ ڈنیر جیسے مدبر
شخص نے بہی اکبر جنگ بہادر کی مستقل مزاجی کا اعتراف کیا ہے۔ نواب
اکبر جنگ بہادر دوسرے تمام عہدہ دارون سے بڑھکر نظر وقعت سے دیکھے
جاتے تھے یہی ایک وجہ انکے دشمنون کے حسد و بغض کی پائی جاتی ہے۔

جسوقت کرنل لڈلو کوتوالی اضلاع سے رخصت ہوئے اعلیحضرت نے
قطعی طور پر فیصلہ کردیا تھا کہ ناظم کوتوالی اضلاع سرکار عالی نواب اکبر جنگ بہادر مقرر ہون
ملاحظہ ہو فرمان واجب الاذعان اعلیحضرت قدرت بندگان متعالی مدظلہ العالی
چونکہ نواب اکبر جنگ بہادر سے بڑہکر لیاقت کا آدمی جائداد ما مورطلب ناظم کوتوالی
اضلاع کے لئے ملنا مشکل ہے بلحاظ اس امر کے کہ انکی اطاعت گزاری اور
اپنے فرائض منصبی سے دلچسپی و انتظامی لیاقت ان مین موجود ہے جائداد
ماموطلب پر باضافہ ماہوار ان کا تقرر کیا جائے انہون نے اپنے خدمات جس
طریقہ سے انجام دیا ہے وہ قابل تعریف اور لائق پسندیدہ ہین"

مگر رزیڈنٹ صاحب بہادر کے اسطرح سمجھانے پر کہ "اس خدمت پر یورپین شخص کا ہی
تقرر ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہر وقت عہدہ داران علاقہ انگریزی سے اسکا تعلق
رہتا ہے لہذا ایسے شخص کا انتخاب مفید اور بکار آمد ہوگا جو یورپین ہو"
رزیڈنٹ صاحب نے اعلیحضرت کے اوس ارادہ کو منسوخ کرنے پر مجبور کیا اس
لئے مسٹر ای۔ سی۔ ہنکن۔ سی۔ آئی۔ ای کا تقرر مسٹر لڈلو کی جگہ کیا گیا۔

چودھوان باب

اکبر جنگ کو برٹش انڈیا اور سرکار عالی سے عطائے خطابات



اکبر جنگ بہادر کو پولیٹیکل معلومات اور فوجی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین برٹش انڈیا سے ستارۂ ہند کا لقب عطا کیا گیا تھا۔ اسٹار آف انڈیا کا تمغہ بتاریخ ۲۔جون ۱۸۶۹ء ملکۂ وکٹوریہ کی بتیسوین سالہ حکمرانی مین بل ہورل کیاسل سے اکبر جنگ بہادر کو عنایت ہو ا اور وہ بمقام سکندرآباد میدان پریڈ مین تمام فوجی آفیسرون کے روبرو۔ اکبر جنگ کو پہنایا گیا۔

بتاریخ ۷۔ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ مطابق ۱۸۹۹ء اعلیحضرت بندگانعالی نے نواب اکبر جنگ بہادر کو اکبر الدولہ اکبر الملک کے خطابات مع اختیارات متعلقہ سرفراز فرمائے تھے۔



پندرہوان باب

حیدرآباد کے قدیم و مشہور بدمعاشون کا قلع و قمع



شہر حیدرآباد کی اندرون و بیرون کی انتظامی حالت بالکل ناقص تھی یہان قدیم زمانون سے پہلوانون کی تعلیمون کا ہر محلے مین وجود تھا ہر ایک تعلیم کا علیحدہ گروہ قایم تھا اور ہر گروہ مین ایک سرگروہ رہا کرتا تھا - باہمی تعلیمون کے جھگڑے اور آپس کا نفاق دن بدن ترقی کر رہا تھا - ہر سرگروہ کے شاگرد کثیر التعداد نظر آتے تھے - جنکو فن بنیک - پٹے مین ایک دوسرے کے ساتھہ فوقیت رہا کرتی تھی - ہر ایک جماعت والا اپنی جماعت پر ناز کیا کرتا تھا - اور اپنے مشہور سرگروہ کی شاگردی کو باعث فخر سمجھتے تھے - ہر سرغنہ کی جماعت کا مقابلہ دوسری جماعت کے ساتھہ کیا جاتا جب ایک دوسرے پر غالب آجاتے - تو غالب پارٹی مغلوب جماعت کی سخت مذمت کرتی تھی یہ لوگ ایک دوسرے کی ضرورت سے زیادہ مخالف اور دشمن جانی بن گئے تھے - ابتداءً معمولی چھیڑ چھاڑ کے بعد کشت و خون کی نوبت پہونچ جاتی تھی - ان لوگون کی ناگفتہ بہ حالات نے شہر حیدرآباد مین بالکل بدامنی پھیلادی تھی - یہ لوگ ہمیشہ بحالت بدمستی شرارت اور کشت و خون پر کمر بستہ رہتے تھے - انکی سرکشی اور مغرور طبیعت نے پولیس مقامی کے ڈانٹ ڈپٹ کو بالاے طاق رکھدیا تھا -

ان لوگون نے اپنے ادنیٰ ادنیٰ اشارہ پر سیکڑون گھر تباہ کرا دیے
اور ہزارون عزت دارون کی عزت ریزی کی اسپر بھی ان لوگونکو چین نہ پڑا اور اپنی
بدمعاشی کی انتہا کردی کہ بلاتعداد ماں باپ کے پیارے خرد سالہ بچون کی ننھی
ننھی جانین معمولی زیورات کے لالچ مین لے لیگئین - ان لوگون کی ٹکڑیان
جابجا حیدرآباد مین کثرت سے موجود تہین یہ لوگ خصوصاً عشرہ شریف مین
دنگہ فساد کیا کرتے تھے اور شب برات کے دن کل پارٹیون کے شریر لوگ
آتش بازی بناکر ایک دوسری جماعت پر آتش بازی کے ڈہیلون کا
ضرب کیا کرتے تھے اور پرے کے پرے ایک دوسرے حریف پر سخت
یورش کرتے جنکے مقامات یہ تھے -

[1] بیرون دروازہ یاقوت پورہ - [2] ریگڑ - [3] بیرون پرانا پل - [4] شاہ گنج اندرون بلدہ
اوسوقت کی موجودہ پولیس اسکے انتظام مین سخت مجبور رہا کرتی تھی - اوس زمانہ
مین جسقدر مشہور جماعتون کے سرغنہ تھے اونکے نام حسب ذیل ہین -

[1] چراغ علی [2] عنبر [3] شیخ - [4] دستور - [5] میان خان - [6] اکبر [7] عبدالقادر -
[8] مفتاح [9] سر برہنہ [10] حسین - [11] چکر پان - [12] کریم خان [13] عبدالکریم - [14] مبرک -
[15] مبرک کلان - [16] قادر بیگ - [17] علی برج - [18] سمن برج - [19] برق - [20] مرزوق -
[21] اسمٰعیل - [22] دیارام - [23] جوگیا - [24] عبداللہ - [25] امان - [26] فیروز - [27] ناصر - [28] ٹیٹھو -
[29] لڈو - [30] حیات [31] چھیٹو - [32] لقمان - [33] گبرو - [34] تلجارام - [35] ہزاری - [36] موتی سنگھ -
[37] تاج خان کلان - [38] تاج خان خرد - [39] یاقوت - [40] سعداللہ -

اس زمانہ مین ایک اور جماعت بدمعاشون کی تھی جنکا طرز عمل یہ تھا کہ جب

کبھی ان کو کسی چیز کی خواہش ہوتی وہ بلا تامل کسی دوکاندار یا راہرو سے جبراً حاصل کر لیا کرتے تھے مجبوراً عزت دار شخص اپنی جان کے خوف سے جو کچھ پاس رہتا اون بدمعاشون کو دے ڈالتا تھا یہ لوگ پرلے درجہ کے لیٹرے اور مشہور بدمعاش تھے جنکے نام یہ ہین۔

روشن[1] خان۔ محمد[2] خان۔ غالب[3] صاحب۔ غوث[4] محمد۔ یاسین[5] صاحب فتاح[6]۔ تاج[7] خان۔ ایشور[8]۔ عبود[9]۔ عیوض[10] چنگاری۔ سعدالله[11]۔ بچا[12]۔ شنکر[13]۔ محمد عمر[14]۔ ابراہیم[15] خان۔

حیدر آباد مین ایک گروہ ایسا بھی تھا جو کسی مہذب شریف متمول شخص کو دیکھ کر خود ہی راستہ سے چھیڑ چھاڑ شروع کرتے اور اپنے جسم پر فوری طور پر تلوار پیش قبض یا جمیہ کا زخم پہونچا کر کسی شریف آدمی کو یہ کہکر پکڑ لیا جاتا کہ اسی شخص نے ہمکو ضرر پہونچایا۔ اسی گروہ کے چند لوگ گواہ مقرر ہو جاتے اور باضابطہ عدالت مین استغاثہ رجوع کرنے کے بعد اوسکے ثابت کرنے مین سرگرم رہتے تھے۔ آخر ش حسب حیثیت اوس سے رقم حاصل کیجاتی اور راضی نامہ پر فیصلہ کر لیا جاتا۔ اس گروہ کا سرگروہ ابراہیم خان ولد نور خان تھا اون بدمعاشون کے چالبازیان اور افترا پردازیان قابل بیان ہین جنکے حرکات وسکنات نے ملک مین ایک تہلکہ مچا رکھا تھا۔ یہ لوگ بظاہر نہایت مہذب معلوم دیتے تھے لیکن یہ پرلے درجہ کے غاصب بدسگال ٹھگیت تھے جعلسازی تو ان لوگون کے بائین ہاتھ کا کرشمہ تھے اکثر متمول لوگ انکے دام فریب مین پھنس کر تباہ و برباد ہو چکے تھے سرکاری محکہ جات مین رجوع ہو کر جھوٹی

شہادت پیش کرنا یا کسی شخص پر فرضی بہتان قایم کر دینا انکی ہمیشہ کی عادت تھی ان
مین سے بعض بدمعاش جو کسی قدر مرفہ الحال خیال کیے جاتے تھے جعلی دستاویزات
کی بنا پر کسی متمول ذی عزت شخص کے نام عدالت متعلقہ مین باضابطہ دعوے
داخل کر دیتے اور ہر مقدمہ بازی مین فریق ثانی کو سخت پریشانی اور زیر باری اٹھانی
پڑتی تھی ان مفسدین کو مقدمات کے نتیجہ اور غیر نتیجہ سے کچھہ بحث نہ تھی بلکہ
فطرتاً ان مین شرارت کا مادہ بھرا ہوا تھا - رات دن وہ انہین معاملات مین
غلطان و پیچان رہا کرتے تھے - ان لوگون کی جانب سے عدالت مین جو گواہ
پیش کئے جاتے وہ بھی ان سے دغابازی - افترا پردازی مین کسی قدر کم نہ
تھے - چونکہ ان لوگون کی فتنہ پردازیان بالکل آزادانہ ہوا کرتی تھین اور بظاہر
پوشیدہ رہکر اندرونی ہتکنڈے چلاتے تھے اس لئے پبلک کو انکے حالات
و حرکات کا علم بظاہر نہین ہو سکتا تھا - ان مین سے چند لوگ بالکل فقیرانہ و جوگیانہ
رنگ مین رہا کرتے تھے انکا روزانہ یہ کام تھا کہ جاگیردارون اور منصب دارون
کو کیمیا کا سبز باغ دکھلا کر معتدبہ رقم حاصل کر لیتے - ان لوگون مین تیسری
قسم کے بدمعاش بھی موجود تھے جنھون نے چند زرگرون کو ہموار کر لیا تھا
اور ترکیب یہ کی تھی کہ کسی نقرئی چیز پر نہایت صفائی کے ساتھہ طلا منڈھا کر ساہوکار یا
کسی معتبر دوکاندار کے پاس رہن رکھوا دیتے اور طلائی چیز کی حیثیت سے
رقم حاصل کر لی جاتی تھی چونکہ ساہوکار لوگ حسب دستور کسوٹی پر گِس لینے کے بعد
صرف سرسری طور پر اطمینان کر لیا کرتے تھے وہ رہن شدہ چیز ایک مدت دراز
تک پڑی رہتی اکثر ساہوکار اور معتبر اشخاص ان بدمعاشون کے داؤ پیچ مین

آ چکے تھے - جنکے نام حسب ذیل ہین - محمد عمر - عبد المقدر - منوّلال باچھاپلی
پرشوتم کیفتار سنگھ - میلو با - مہابیر پرشاد - غلام حسین -
حیدر آباد دکن مین ایک دوسری جماعت جعلسازون کی بہی تہی جنکی یہ عادت تہی کہ یہ لوگ
اکثر اعزّا و شاہان سلف کے جعلی اسناد ات بنا کر جاگیر دارون اور متمول لوگون
کی ملک و املاک پر اپنا ناجایز قبضہ کر لیا کرتے تہے جسوقت نواب اکبر جنگ بہادر
نے ان سب بدمعاشون کو گرفتار کر لیا اور تفتیش شروع کی تو ان لوگون کے
پاس سے متعدد مواہیر راجہ چندو لعل و نیابت دیوانی وبہادر شاہ وغیرہ کے
برآمد ہوئے ان بدمعاشون کے نام حسب ذیل ہین -
وزیر الدین - چندا منور - سید محی الدین - عبد الغفار - کوثر علی - قربان علی -
جوالا پرشاد - بالمکند - شرف الدین -
جسوقت نواب اکبر جنگ بہادر کوتوال شہر مقرر ہوئے انہون نے دقّت نظر
و فراست صحیحہ کے ذریعہ سے اپنی مدبرانہ پالیسی کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ
انجام دیا اور نہایت عملی سے ہر ایک بدمعاش کو بآسانی گرفتار کر لیا - اور سب سے پہلے
جسقدر پارٹیون کے مشہور سرگروہ کہلاتے تہے ان کو معقول سزائین دلوائین
ہر محلہ کی تعلیم پہلوانون کے ورزش خانے - توڑوا دیے گئے - بانی تعلیم مقید
کر لئے گئے اور مجمع خلاف قانون منتشر کر دیا گیا - جسکے بعد نہایت عمدگی کے ساتھ
بتدریج امن کو قایم فرمایا - اور ایسا سکہ جمایا کہ رعایا ئے حیدر آباد بڑے چین و آرام
کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرنے لگے -

سولہوان باب

اکبر جنگ بہادر کے خدمات اور متمردین سے احکام سرکاری کی تعمیل

سرکار عالی کی جانب سے عرب روہیلے اور سکھون کو پابند قانون بنانے کے لئے جو مجلس قرار پائی تہی اوسکے اکبر جنگ بہادر صدر مقرر ہوئے تہے اس مجلس مین متعدد قوانین وضوابط جاری کئے گئے لیکن اوس کی تعمیل کا سخت مشکل مرحلہ تہا۔ خصوصاً سرکاری احکامات کی تعمیل اقوام متذکرہ بالا سے کرانا ناممکن تہا۔ اسکی تعمیل مین سخت مشکلات پیش آتے تہے یعنی اقوام سکہ۔ روہیلہ عرب اپنی اپنی جگہ بالکل آزاد و فساد برپا کرنے والے تہے یہ لوگ قانون کی پابندی اور سرکاری حکم کی تعمیل کو ایک مضحکہ خیال کرتے تہے بلکہ آپ اپنے کو خود مختار اور قانون کو ہیچ سمجہنا انکی تمردانہ روش مین داخل تہا۔ یہ اپنے عہدہ دارون کے سوا کسی سرکاری حکم یا کسی قانون کے پابند نہ تہے لیکن یہ اکبر جنگ بہادر ہی کا دل وجگر تہا کہ انہون نے ان لوگون کی سخت مزاجی اور ہٹ دہرمی کی مطلق پروا نکی بلکہ اپنے رعب و داب کا اون لوگون پر ایسا کچہہ سکہ جمایا کہ مجبوراً اون سب کو احکام سرکار کا پابند رہنا پڑا۔

حیدرآباد کی موجودہ حالت اور یہان کا صلح وامن سرکاری احکامات کی تعمیل

باضابطہ عدالتون مین حقوق کے تصفیے یہ سب اصطلاحات اعلیحضرت کی توجہ اور
انکے نمک خوار ملازمین کی حسن کارگزاری کا باعث ہے۔
نواب اکبر جنگ بہادر کو اصلاح شر و فساد مین کسی مخالفت کا سامنا نہین ہوا
بلکہ خاص اغراض مین ان کو مقابلہ کرنا پڑا تھا وہ اغراض ایسے تھے جو قانون اور
امن کے بالکل ہی خلاف پائے جاتے تھے نواب اکبر جنگ بہادر کو شہر
حیدرآباد مین متعدد مستعد مخالفت کے مُنہ در مُنہ انٹرڈوسس کرنا پڑتا تھا بعض اوقات
یہ مخالفت بہت ہی سخت اور پرزور پارٹیون کی جانب سے ہوا کرتی تھی۔
اکبر جنگ بہادر اندرون و بیرون بلدہ کے مینوسپلٹی کے میر مجلس تھے اس سررشتہ
مین ترتیب قوانین کے متعلق ایک کمیٹی کا انعقاد ہوا تھا جس مین اکبر جنگ بہادر
نے قیمتی اور قابل قدر مدد دی تھی۔ حیدرآباد مین یونانی حکمت کو رواج دینے
جو مجلس قرار پائی تھی اوسمین بھی یہ ممبر تھے اور جاگیرداروں کی طرف سے لیجسلیٹیو
کونسل مین اکبر جنگ بہادر رکن بنائے گئے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ
اس مجمع کے آفیشل ممبر مقرر ہوئے اکبر جنگ بہادر کے عہد مین جو قوانین بنائے
گئے تھے وہ جاری کئے گئے نواب صاحب مرحوم نے ان قوانین کی تعمیل
کرانے مین بڑی تیز فہمی اور عقلمندی کا برتاؤ کیا۔ یہ بہت مشکل امر تھا۔ لیکن انہون نے
باوجود سخت مخالفت کے احکام سرکار کی تعمیل کرا کے بازی لے گئے۔

سترہوان باب

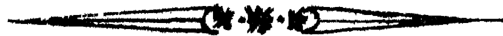
سنٹرل جیل مین قیدیون کا ہنگامہ



حیدرآباد سنٹرل جیل کے کل قیدی ایک دن بالکل بدل گئے تھے ان قیدیون نے اپنے مسکونہ کوٹھون کو توڑ پھوڑ کر ایک دم فراری اور کشت وخون کا مصمم ارادہ کرلیا تھا قیدیون کو اہلیان محلبس کی جانب سے ہرطرح کی تفہیم دی گئی لیکن ان قیدیون نے افسر محبس کے کسی حکم کو نہین مانا۔ جب جیل کے اندر شور غوغا مچانا شروع کردیا۔ کسی سپاہی یا عہدہ دار جیل کی جرات نہوتی تھی کہ اندر جاکر اس بلوہ عظیم کا انسداد کرے۔ اس اثنا مین اکبر جنگ بہادر بھی موقع واردات پر پہونچ گئے۔ انہون نے جاتے ہی پہلے محبس کے اطراف جمعیت کا محاصرہ کرادیا اور چند جوانون کو اپنے ہمراہ لے لیا گیا۔ اور ان سب کے ہاتھون مین لاٹھیان دے دی گئین عقب محبس کے دروازہ سے اکبر جنگ بہادر مع کپتان فالن اندرون جیل داخل ہوئے ابہی یہ لوگ کسی قدر آگے بڑہے ہونگے کہ تمام قیدیون نے ان لوگون پر سنگباری شروع کردی۔ سب سے پہلے قیدیون مین سے چند شریر اور قوی ہیکل شدیون نے حملہ کیا اکثر جوانون کو ان لوگون کی سنگ باری سے صدمہ پہونچا۔

کپتان فالن نے طبنچہ کی آواز بھی سر کیئے لیکن قیدیون کا اشتعال طبع بڑہتا گیا۔

اکبر جنگ بہادر نے اپنی ڈانٹ ڈپٹ سختی و نرمی سے تمام قیدیون کو اپنی طرف متوجہ کرلیا - قیدیون نے جب اکبر جنگ بہادر کو دیکھا - بعجز و انکساری اہلیان محبس کی سختی اور انکے جابرانہ برتاؤ کی شکایت کرنے لگے - اکبر جنگ بہادر نے تمام قیدیون کو سمجھا دیا - اور فوراً انکی شکایت رفع دفع کردی گئی - اگر اکبر جنگ بہادر موقع واردات پر نہ آجاتے تو یقیناً محبس کے کل قیدی فرار ہونے کے علاوہ کشت و خون کی نوبت پہونچ جاتی تھی اکبر جنگ بہادر کے رعب و داب اور انکے حسن انتظام نے بہت جلد اس فساد کو مٹا دیا -



اٹھارواں باب

خفیہ پولیس کی بنیاد اور اسکی مختصر حالت

اکبر جنگ بہادر ہی نے حیدر آباد دکن مین خفیہ پولیس کی بنیاد قایم کی رفتہ رفتہ انکے وجود سے اس صیغہ کو حیرت انگیز ترقی ہوتی گئی۔خفیہ پولیس مین انہون نے جو لاجواب کام کئے ہین اسکی نظیر بہت مشکل سے دوسرے ممالک مین مل سکیگی۔
عام پولیس اور خفیہ پولیس کا اہم انتظام بذات خود نواب اکبر جنگ بہادر کیا کرتے تھے۔شہر حیدر آباد کے روزانہ حالات سے وہ اس قدر باخبر رہتے تھے کہ دوسرا شخص اپنے گھر کی حالت سے بھی اتنا واقف نہوگا۔انہون نے خفیہ پولیس مین جسقدر پابندی ملحوظ رکھی تھی قابل تعریف یہ بات ہے کہ خود اہلیان پولیس کو بھی اس امر کی متعلق خبر نہ تھی کہ کون کون لوگ ہم لوگون مین شریک ہین۔تمام امرا اور کل عہدہ داران سرکار عالی کے غیر معمولی حرکات وسکنات کی اطلاع (خواہ وہ کتنی ہی پردہ پوشی سے کیجاے) فوراً اکبر جنگ بہادر کو ہوجایا کرتی تھی جس کو وہ اپنے مضبوط اور محفوظ دل مین مخفی رکھا کرتے تھے اور اوسکے متعلق حسب مناسب تفتیش وتحقیق کے بعد باضابطہ کارروائی عمل مین آیا کرتی تھی اگر وہ کسی معزز شخص کی نسبت کسی ناجایز حرکت کی خبر سن لیتے قبل اسکے کہ اوس شخص کی اوس لیجاے اوسکو بالمشافہ بلوا کر تاکید وفہمایش کر دیا کرتے۔جسکا اوس شخص پر ایسا

اثر ہوتا کہ بیہودہ کبھی کسی خفیف حرکت کا بھی مرتکب نہوتا - ایک وقت کا ذکر ہے کہ
کسی شخص نے ایک معزز و شریف شخص کی توہین کی - اوس نے بجاے نالش
کرنے کے اور سرکاری بیشیات پرکشان کشان ہونے سے یہ مناسب سمجھا کہ
اکبر جنگ بہادر کو اسکی اطلاع کردیجاے - اطلاع کے قبل ہی اکبر جنگ بہادر کو
یہ واقعات معلوم ہو چکے تھے - بمجرد اس اطلاع کے دونون اشخاص طلب کی
گئے جس شخص نے توہین کی تھی اوسکو پچیس بیک کا حکم دیا گیا اور جس شخص کے
حق مین توہین ہوئی ہی نے اپنے حریف کے کان پکڑے وہ شخص سخت نادم ہوا اور
اس نے اپنا بدلہ پایا اور دونون اپنی اپنی جگہ خاموش چلے گئے - بعض اوقات
وہ حکمت عملی سے ایسے واقعات کا تصفیہ کردیا کرتے تھے جس مین فریقین کو فیس
وکلا خرچہ عدالت کا بارا ور حکم سرکار کا انتظار نہین کرنا پڑتا تھا -

اکبر جنگ بہادر نے خفیہ پولیس کا انتظام باقاعدہ رکھا تھا - اور خود پوشیدہ طور
پر تبدیل لباس مین معمولی آدمی کی حیثیت سے شہر کے ہر ایک مقام کا دورہ کیا
کرتے تھے - اور بچشم خود ناقص انتظام پر نوٹس لیتے - بجز خاص ملازمین خفیہ پولیس
کی تبدیل ہیئت کی کسی کو اطلاع نہ تھی - راستہ مین مجمع خلاف قانون اور
دیگر وارداتون کو اپنی نوٹ بک مین درج کرلیا کرتے تھے اور علیحدہ رپورٹ پولیس
کے منتظر رہتے اگر اہلیان پولیس اس واقعہ کے بتلانے مین غفلت کرتے تو
اسکا فوری تدارک عمل مین آتا - اکبر جنگ بہادر نے خفیہ پولیس مین یہ نہایت عمدہ
طریقہ جاری رکھا تھا کہ جسقدر مشہور بدمعاشان گرفتار ہوتے ان سب کے عکسی
فوٹو لیے جاتے تھے - انہون نے پولیس کے ملازمین پر بھی دوسرے خاص

خاص اشخاص کی کافی نگرانی رکھی تھی - کہ یہ لوگ اپنے فرائض منصبی کو کس طور وطریق کے ساتھہ انجام دیتے ہین - اکبر جنگ بہادر کو خفیہ پولیس کے معاملات مین بہت بڑا تجربہ حاصل تھا چونکہ انہون نے برٹش انڈیا مین خدمات جاسوسی کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھہ انجام دے چکے تھے اسیوجہ سے وہ بہت جلد حیدرآباد دکن کے پولیٹکل معاملات پر حاوی ہوگئے انہون نے حیدرآباد دکن کی تمام بدنظمیون کا قلع قمع کردیا - اندرون و بیرون بلدہ کے خفیہ حالات کا علم انکو بخوبی تھا - وہ کسی کے خفیتہً کہدینے پر یقین نہ کرتے تھے بلکہ بذات خود اوسکی تصدیق کری جاتی تھی حیدرآباد دکن کے ہر ادنی و اعلی شخص کے چال چلن پر ان کی غائر نظر رہا کرتی تھی اور وقتاً فوقتاً اوسکے متعلق نوٹس لیجاتی تھی - غرض اکبر جنگ بہادر سے شہر حیدرآباد کے اچھے برے واقعات کسیطرح پوشیدہ رہ نہین سکتے تھے - اور خفیہ پولیس اکبر جنگ بہادر کی ماتحتی مین حیرت انگیز ترقی کرگئی تھی - اکثر اضلاع کے بدمعاش لوگ حیدرآباد مین پناہ گزین ہونے کے سلئے پوشیدہ ہئیت کے ساتھہ رہا کرتے تھے - لیکن اکبر جنگ بہادر کے دور حکومت مین انکو اسقدر آزادی کہان ملسکتی تھی - فوراً زیر حوالات اور پابہ زنجیر کردیے جاتے تھے -



انیسوان باب

سٹی پولیس کا وجود

بروز عشرہ محرم بمقام ٹپرانا پل عروب متعینہ نواب سلطان نواز جنگ بہادر سے اہلیان پولیس کے ساتھہ نزاع برپا ہوئی کیونکہ یہ لوگ نواب اکبر جنگ بہادر کے شالیستہ انتظامات کی وجہ سے اہلیان پولیس کے دشمن ہو گئے تھے اوسوقت عروب اور اہلیان پولیس کے مابین سخت ہنگامہ اور کشیدگی پیدا ہو گئی تھی جو زمانہ دراز تک ممتد ہو گئی اس لئے اس فتنہ کے فرو کرنے کے لئے مزید انتظام کی ضرورت پیش آئی اور نواب اکبر جنگ بہادر نے سٹی پولیس کو قایم فرمایا کیونکہ اسکے پہلے قوم سکھہ اور روہیلہ حیدرآباد مین آباد تھے ان لوگون کی رہزنی و ضرر رسانی نے حیدرآباد اور اوسکے اطراف و اکناف مین آفت برپا کر دی تھی ان لوگون کے بھی شر و فساد کا کفر اکبر جنگ بہادر کو توڑنا مقصود تہا اس سے بہتر دوسرا موقع نہین مل سکا کہ ان متمردین کو مطیع بنایا جاسے لہذا انتظام جدید کی اسکیم شایع کر کے سٹی پولیس کو قایم فرمایا - جسکا مقصود امن عام قایم رکھنا تہا جن لوگون نے اطاعت قبول کی وہ سٹی پولیس مین ملازم کر دیے گئے - اور جو لوگ سرکش و ظالم تھے وہ جلا وطن کر دیے گئے۔

بیسوان باب

مسجد جعفری کا جھگڑا



بلدہ حیدرآباد کے محلہ کوٹلہ عالیجاہ مین منجانب اہل تشیع مسجد جعفری کی بنیاد قایم کی گئی اور چند روز کے بعد اوس مسجد کی تعمیر بہی ہو چکی رفتہ رفتہ اس مسجد مین اہل سنت نماز کے لیئے آنے لگے ان لوگون کو اس بات پر عذر رہا کہ مسجد مین ممبر بنایا جاوے چونکہ اہل تشیع کے نزدیک سنیون کا یہ عذر ناقابل برداشت سمجھا گیا تھا نہ صرف تعمیر ممبر کی تجویز سے اختلاف کرنے پر اکتفا کیا گیا بلکہ کسی سنّی شخص کا اس مسجد مین آکر نماز پڑہنا بہی اون لوگون کے خلاف طبع تہا۔ اسوقت سنّی یہ عذر کر رہے تہے کہ مسجد خانہ خدا ہے اسمین خدا کی عبادت کے لیئے کوئی شخص ہمارا مانع و مزاحم نہین ہو سکتا۔ آخر شش فریقین مین جھگڑا ہوا اور اسیطرح رد و کد برابر ہوتی رہی اور سُنیون نے بہی اوس مسجد کا جانا ترک نہین کیا۔ اور فساد پر تُلے رہے چندہی روز مین طرفین سے اشتعال کی آگ بہڑک اوٹھی اور فساد پسند طبایع کی ریشہ دوانی نے معاملہ مین اور بہی شدت پیدا کرادی۔ اِن دو متضاد اثرات سے ممالک محروسہ سرکار عالی کے شیعہ سنّی آپس مین ایک دوسرے کے جانی دشمن اور سخت مخالف بن گئے تہے حیدرآباد دکن مین کشت و خون کی نوبت پہونچ رہی تہی کہ فوراً نواب افسر جنگ بہادر نے منظوری اعلیحضرت قدر قدرت مصلحتاً مسجد جعفری مین اِن دونون

فریق کا نماز پڑہنا قطعاً موقوف کروا دیا - اور ایک جوق پولیس سکھان کا صحن مسجد مین متعین کر دیا تہا کہ کسی فریق کو اندرون مسجد نہ آنے دے - اکبر جنگ بہادر کی یہ تجویز نہایت مفید ثابت ہوئی اگر اسطرح فوری انتظام عمل مین نہ لایا جاتا تو خدا جانے کیا حشر برپا ہوتا اسپر بہی ایک دھوم مچی رہی اور ایک عرصہ تک مقدمہ بازی کا بازار گرم رہا - اکبر جنگ بہادر نہایت دانائی اور سرگرمی کے ساتھہ اس فساد کو جس نے مذہبی رنگ اختیار کر لیا تہا اپنی بے نظیر انتظامی قابلیت اور انتہک کوشش سے فرو کرتے رہے -

مسجد جعفری کے جہگڑے کے متعلق بلاخوف تردید یہ کہا جاسکتا ہے کہ نواب اکبر جنگ بہادر کے آفیشل لائف کا یہ آخری مگر سب سے زبردست پولٹیکل معرکہ تہا جس مین انکو مثل دوسرے معرکون کے نمایان اور کامل کامیابی ہوئی - اگرچہ معاملہ کی تہ مین بڑے بڑے مشاق کہلاڑی اکبر جنگ بہادر کی مخالفت مین زور آزمائی کے جوہر دکہلا رہے تہے - برٹش انڈیا کے اخبارون اور لوکل اخبارات مین مختلف قسم کی مصنوعی خبرین مشتہر کرانیکے طریقے اختیار کیے گئے تہے اور ان کا ہر ایک کام نکتہ چینی کی نگاہ سے دیکہا جاتا تہا اکبر جنگ کے سچے واقعات نہ صرف جہٹلائے جاتے تہے بلکہ سیاسی ٹٹی کے پیچہے شکار کہیلنے والونکی جانب سے اکبر جنگ کی خفیف سی خفیف بات ایک بڑی بنا کر دکہلائی جاتی تہی اگر اس موقع پر نواب اکبر جنگ بہادر اپنی خلقی مستقل مزاجی اور فطرتی جرات و ہمت سے کام نہ لیتے اور ایک باثر اور صاحب ثروت دنیا کی مخالفت سے ہمت ہار جاتے تو فی الحقیقت (بقول سر ڈینس فٹز پیاٹرک صاحب مجسٹریٹ رزیڈنسی) حیدرآباد کے سرکاری اور غیر سرکاری دنیا کے تلاطم کو کبہی نواب اکبر جنگ بہادر روک کر غالب نہین آسکتے تہے

اکیسوان باب

ملازمین مرشد زادون کے مظالم کا انسداد



اکبر جنگ بہادر نے حیدر آباد مین ہر قسم کے شر و فساد کی جڑ بنیاد کاٹ دی تہی تسپر بہی وہ اپنے نزدیک اسکو ناکامیابی خیال کرتے تہے - درحقیقت اوس زمانہ مین مرشد زادو نکے ملازمین کا جور و ظلم نہایت ترقی پذیر تہا - ہر ایک مرشد زادے کے نزدیک دس پندرہ بدمعاش ملازم رہا کرتے تہے - وہ لوگ اس قدر بے پرواہ اور نڈر تہے کہ انکو کسی بات کی پروا تک نہ تہی - تجارت پیشہ لوگ ان بدمعاشون کے ہاتہون تنگ آگئے تہے اور وہ بدمعاش تاجر لوگون کو دہوکہ دیکر مرشد زادون کے مکانون پر بلوا کر جبراً انکے سامان تجارت کو بلا ادائے قیمت غصب کر لیتے تہے اور ان بدمعاشون نے اپنے آقاون کے مکانات کے احاطہ مین بدکخانے قایم کر رکہے تہے اور وہان رات دن قمار بازی ہوا کرتی تہی نواب اکبر جنگ بہادر کی چشم بصیرت نے اس کا بخوبی اندازہ کر لیا تہا کہ ان مظالم کا انسداد بغیر ان بدمعاشون کے تدارک کے نہین ہوسکتا - نہایت دانائی اور عقلمندی کے ساتہ مرشد زادون کے خانگی ملازمین کو یکے بعد دیگرے گرفتار کر لیا گیا - اور جن لوگون کو مرشد زادون نے پناہ دی تہی ان کے متعلق یہ تدبیر کی کہ خفیہ طور پر مرشد زادون کے مکانون مین اپنی جانب سے ماما ئین مقرر کرا دین اور

ان کی وساطت سے اکبر جنگ بہادر کو روزانہ اِن کے حرکات و سکنات کی کیفیت ملتی رہی - مفسد اور بدمعاش ملازمین مرشدزادون کے مکانون مین پوشیدہ رہنے لگے - اکبر جنگ بہادر نے کمال عقلمندی کے ساتھ بدمعاشون کو حالت نشہ مین اون ماماون کے ذریعے گرفتار کرلیا - اور معقول سزائین دلائی گئین - جس کی وجہ سے ان تمامی مظالم کا سدباب ہوا -



بائیسوان باب

انجمن اصلاح ملک وملت کا انعقاد



نواب اکبر جنگ بہادر کے خیالات ہمیشہ اصلاح ملک کی جانب مائل رہے انہون نے حیدرآباد مین ایک انجمن اصلاح خیالات علم وعمل کی اپنی سرپرستی سے قایم فرمائی تھی انجمن اس بات کی کوشش کرتی رہی کہ اہلیان ملک شراب نوشی دروغ گوئی اور حرکات شنیعہ کو مطلقاً ترک کردین اور بجاے اسکے ہمیشہ اپنے بادشاہ ظل سبحانی کی جان نثاری کو سب سے برتر اور مقدم سمجھین۔ ملک اور مالک کے ساتھ وفادار نہ سچا برتاؤ کیا کرین چنانچہ منجانب انجمن آذر ۱۳۱۳ ف مین علم و عمل ونامی اخبار حیدرآباد دکن مین شایع کیا گیا تھا۔ جس مین ہر شخص آزادی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگا۔ انجمن کے پیش کردہ مفید اور عمدہ تجاویز پر لوگون کو ترغیب وتحریص ہونے لگی۔ اور نواب اکبر جنگ بہادر نے یہ طریقہ جاری رکھا کہ ہر ایک ممبر انجمن سے ایک فارم پر دستخط لے لئے جاتے کہ اس انجمن کی شرکت کے بعد وہ اخلاق شایستہ کے ساتھ متصف اور اپنے قول کا پابند رہے گا۔ لیکن افسوس کہ اکبر جنگ بہادر کی موت کے ساتھ ہی اس انجمن کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ اگر اکبر جنگ بہادر اور تھوڑے روز زندہ رہتے تو اس مین شک نہ تھا کہ یہ انجمن اپنے رنگ مین بے نظیر اور نتیجہ خیز ثابت ہوتی۔

تیئسوان باب

اکبر جنگ کی محنت اور مصروفیت



اکبر جنگ بہادر اپنی زندگی مین محنت اور مشقت کے سخت عادی تھے وزرات ان کو اپنے مفوضہ کام سے ایک منٹ کی بھی فرصت نہ تھی - کثرت کار سے کبھی وہ پست ہمت نہوتے تھے - شب کے دو دو تین تین بجے تک نہایت کشادہ پیشانی کے ساتھہ سرکاری کام کو انجام دیا کرتے تھے - پولیس کی روزانہ رپورٹ واقعات حیدرآباد کو جب تک نہ سُن لیا کرتے وہ نہایت بے چین رہا کرتے رپورٹ سُن لینے کے بعد ان کو ایک گونہ تسلی ہوجایا کرتی تھی - اور فوراً پیشگاہ اعلیحضرت مین روزانہ رپورٹ کا لفافہ روانہ کردیا جاتا تھا - اکبر جنگ بہادر کا ہمیشہ یہ خیال رہا کہ کسی کام مین کوئی نقص نہ پیدا ہو اور جو کچھہ کارروائی کی جاے وہ محل اعتراض نہ ٹھیرے - اکبر جنگ بہادر کا یہ مقولہ تھا کہ " مین خواب مین بھی انہین کاروبار مین مصروف رہتا ہون مجھے دوسری طرح کے خواب بہت کم نظر آتے ہین " تمام دن اکبر جنگ بہادر عام پولیس کی رپورٹ اور اوسکی متعلقہ کارروائی کو ملاحظہ فرماتے اور اوسی وقت حسب مناسب انتظام پولیس کے متعلق ضروری احکامات جاری کردیے جاتے تھے - سرگروہ - صدر امین - امین - جمعدار - دفعدار جسکو حکم ہوتا وہ اپنی اپنی رپورٹ سناجاتے تھے - اور

شب مین خفیہ پولیس کی جس قدر کارروائی ہوتی پیش کی جاتی تھی جس کو بشرکت خان بہادر افضل نور خان صاحب افسر خفیہ پولیس طے کردیا جاتا تھا۔ اکبر جنگ بہادر نے کسی شخص سے ہنس بول کر کبھی اپنے وقت عزیز کو ضائع نہین کیا۔ حتیٰ کہ وہ اپنے لڑکون اور عزیزون کے ساتھ بھی ترش روئی سے پیش آتے تھے۔ انکے کسی لڑکے یا کوئی عزیز کی مجال نہ تھی کہ ان سے کسیطرح بے تکلف گفتگو کرسکے یہ اکبر جنگ بہادر کی گہری اور دوراندیشانہ پالیسی تھی کہ اپنے اور غیر لوگون کے عزو رتر کو وہ بڑہنے نہین دیتے تھے اور سرکاری فرائض کی انجام دہی کو اکبر جنگ بہادر اپنی جان سے بڑھ کر عزیز سمجھتے تھے۔



چوبیسوان باب

اکبر جنگ بہادر کی طرز و روش انکا مزاج اور لباس

جس قدر انکے مزاج مین غصہ تہا اوس سے بڑہکر طبیعت مین سنجیدگی اور متانت
بہی تہی لیکن وہ ایسے رحمدل نہین تہے کہ لوگ سرکش ہوجائین اور اس قدر سخت گیر
بہی نہین تہی کہ لوگ واویلا مچائین ۔ انہون نے اپنی پوزیشن کو حداعتدال پر رکہا تہا
یہ پرلے درجہ کے ضابطہ ۔ دور اندیش ۔ قیافہ شناس شخص تہے اکبر جنگ بہادر کا
رعب وداب نہ صرف اہلیان پولیس ہی تک تہا بلکہ عموماً لوگ نواب اکبر جنگ بہادر
کے چہرے کو دل تہام کر دیکہا کرتے تہے ۔ نواب اکبر جنگ بہادر ایک دیانتدار
ذی عزت اور مستقل مزاج آدمی تہے انہون نے اپنی کارگزاری پر کسی بدنما داغ
کو آنے نہین دیا ۔ اگر کسی سے انکے تعلقات اچہے نہین تہے تو یہ الزام کسیطرح
انکے سرعاید نہین ہوسکتا ۔ کیونکہ انکی بے لاگ طبیعت کبہی اس بات کی مقتضی نہ تہی
کہ سچی نکتہ چینیون سے چشم پوشی کرے اکبر جنگ بہادر کے عہدہ کوتوالی پر مامور
ہونے سے انکے طرز وروبیہ مین تغیر و تبدل واقع نہین ہوا تہا انکی لیاقت اور ہوشیاری
جو ملک بخش وبارثمند مین انعام واکرام کا باعث ہوئی تہی ۔ ممکن نہ تہا کہ وہ حیدرآباد
کی سوشیل زندگی سے کوسون دور بہاگ جائے ۔ نواب اکبر جنگ بہادر کی یہ خواہش
تہی کہ یورپین اور دیسیون مین کسیطرح باہم جدائی اور نفاق نہونے پاوے بلکہ

اتفاق صلح اور امن کو قایم رکہنا وہ اپنا فرض منصبی سمجھتے تہے - کوتوالی بلدہ کی حیثیت سے اونہون نے جو خدمات ادا کئے ہین انکی عام شہرت کا بین ثبوت ہے -
انہون نے مصلحتاً تا دم زیست کہلی گاڑی مین نکلنا پسند نہین کیا ہمیشہ انکی سواری کے کے ہمراہ چہ ضربی طپنچہ اور دو ضرب بندوق ہاتہہ مین کرچ رہا کرتی تہی اکثر سواری مین یہ سفید دستار - شیروانی اور پتلون پہنا کرتے تہے - جلوس کی سواری مین اعلیحضرت قدر قدرت کے ہمراہ رکاب گہوڑے پر اکبر جنگ بہادر کا لباس سفید دستار - زرین کوٹ اور برجس تہا -

بروز لنگر اکبر جنگ بہادر ہاتہی پر کوتوال بلدہ کے ڈریس کی حیثیت سے دستار سفید زرین کوٹ پتلون زیب تن کیا کرتے اس وقت انکے دائین ہاتہہ مین کرچ رہتی اور بائین بازو طپنچہ بندوق دہری ہوئی ہی -

عیدین مین اکبر جنگ بہادر ہاتہی پر سوار رہتے تہے اوسوقت ان کا لباس دستار جامہ نیمہ توان - زرین بگلوس ہاتہہ مین تلوار غرض اوس روز ان کا تمام لباس صوفیانہ رہتا تہا - اکبر جنگ بہادر کا ہمیشہ خانگی لباس ڈہیلا سپید پاجامہ بنئین اور دیسی قمیص اسپر سفید ڈہیلا کرتا اور سر برہنہ رہا کرتے تہے -



پچپسوان باب

اکبر جنگ بہادر کی اولاد



نواب اکبر جنگ بہادر کو کل نو اولاد ہوئین جنمین سے پانچ لڑکیان اور چار لڑکے موجود ہین۔ نواب اکبر جنگ بہادر کے چار لڑکون کے نام حسب ذیل ہین میر سیف الدین علی اکبر المخاطب نواب حضور یار جنگ بہادر۔ میر غازی الدین علی اکبر المخاطب نواب سر یار جنگ بہادر۔ میر اصالت علی علی اکبر المخاطب نواب اصالت جنگ بہادر۔ میر نجم الدین علی اکبر المخاطب نواب ملک یار جنگ بہادر تین صاحبزادون کے نام دو دو ڈہائی ڈہائی سو روپیہ ماہانہ منصب سرکار نظام سے عطا ہوتی ہے اور اسیطرح لڑکیون کے نام بھی منصب جاری ہے۔

اکبر جنگ بہادر کے تین صاحبزادے انگلنڈ کے تعلیم یافتہ ہین۔

نواب سر یار جنگ بہادر امتحان محاسبی مین اور نواب اصالت جنگ بہادر امتحان انجینری مین آنر کامیاب ہوے۔

نواب اکبر جنگ بہادر کے دو داماد ہین یعنی نواب حاکم الدولہ بہادر رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی اور نواب قیصر یار جنگ بہادر سکنڈ کمانڈنگ سٹی پولیس افغانان۔



چھبیسوان باب

اکبر جنگ بہادر کی دیانت اور حق پرستی



اکبر جنگ بہادر نے جسقدر اپنے خدمات برٹش انڈیا اور سرکار عالی مین انجام دیا تہا وہ سب قابل تعریف رہے زندگی بھر انہون نے نہایت دیانت اور ایمانداری کے ساتھہ اپنے فرائض منصبی کو ادا کیا یہ گورنمنٹ نظام کے سچے بہی خواہ اور اپنے بادشاہ کے وفادار ملازم ثابت ہوئے انکو ہمیشہ اس بات کا خیال رہا کہ ملک دکن سرسبز ہو اور یہان کی رعایا شاد و آباد رہے ۔ اور دشمن پائمال ہون آج اکبر جنگ بہادر رات دن عرق ریزی کے ساتھہ اصلاح ملک کے جانب مصروف رہے۔ وہ نمکحرامی اور بد دیانتی سے خدمات سرکاری کو انجام دینے والون کو سخت نفرت کی نظر سے دیکھتے تھے بلکہ انکے نزدیک اس سے بڑھکر کوئی جرم لائق نفرین نہ تہا ۔ رشوت خوار کے وہ سخت دشمن رہا کرتے تھے اکبر جنگ بہادر کی دیانت داری کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت مل سکتا ہے کہ بوقت رحلت ہزارہا روپیہ کے مقروض تھے قرض مین ان کا ذاتی مسکونہ بنگلہ واقع سیف آباد و بیع ہو گیا بجز ملبوسات پوشیدنی کے کچھہ بہی ان کے نزدیک نہ تہا ۔ نہ کوئی جائداد تھی اسواسطے کہ جسقدر انکو ماہوار ملا کرتی تہی اوس سے زیادہ خرچ بہی تہا اپنے ماہوار منصب سے زندگی بسر کرتے تھے۔

نواب فرامرز جنگ بہادر پر کمیشن ضلع ایلگندل نے جو الزمات لگائے تہے اون کی جانچ اور تحقیق کے لیئے بحکم اعلیحضرت بندگان عالی متعالی رائل کمیشن مقرر ہوا تہا اوس کمیشن کے ایک رکن اکبر الملک بہادر بہی تہے باوجودیکہ ایک زبردست اور با اثر پارٹی نواب فرامرز جنگ بہادر کی مخالفت پر تلی ہوئی تہی مگر نواب اکبر الملک بہادر نے تحقیق حق اور انصاف رسانی مین کسی دباؤ اور اثر کی پروا نہین کی اور ملک کی اعلیٰ دادگاہ کے روبرو سچے واقعات کا اظہار کر دیا آخر نتیجہ یہ نکلا کہ کمیشن اولی کے قایم کردہ الزمات رائل کمیشن کے سامنے محض بے بنیاد اور بے اصل ثابت ہوئے اور نواب فرامرز جنگ بہادر نے بیشگاہ حضرت اقدس و اعلیٰ سے باعزت برات حاصل کی۔



ستائیسوان باب

اکبر جنگ بہادر کی اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے ساتھ جان نثاری



اکبر جنگ بہادر اعلیحضرت کے خیرخواہ جان نثار نمک خوار تہے انہون نے اعلیحضرت قوی شوکت بندگانعالی کی خیرخواہی مین کوئی دقیقہ اوٹہا نہین رکہا اعلیحضرت پر وہ اپنا تن من فدا کرنے مین مطلق دریغ نہین کرتے تہے ہرحال مین وہ اپنے بادشاہ ظل سبحانی کے ایک نادر الوجود نمک حلال ملازم تہے۔ اس مین شک نہین کہ وہ اعلیحضرت کے الطاف شاہانہ سے ہروقت سرفراز و مسرور ہوتے رہے اس سے بڑہکر ان کے لئے اور کیا فخر ہوسکتا ہے کہ اعلیحضرت قدر قدرت قوی شوکت کے توجہات اکثر اکبر جنگ بہادر پر مبذول ہوتے رہے۔ چنانچہ ایک وقت اکبر جنگ کی دختر نیک اختر کے عقد مین خاص انکے بنگلہ پر اعلیحضرت رونق بخش ہو کر شمشیر باعزت انکو عنایت فرمایا اور تقریباً ۱۵ روز تک اوس بنگلہ مین رونق افروز رہے اور اسکے بعد اکبر جنگ بہادر کو یہ عزت تین وقت حاصل ہوئی۔ اعلیحضرت کی قدردانی اور رعایاپروری نے اکبر جنگ بہادر کو اپنے کامون مین جرات پیدا کرادی تہی۔ اعلیحضرت کی قدردانی کیوجہ سے انہون نے اپنا عیش و آرام مطلق ترک کردیا تہا ہمیشہ وہ اصلاح ملک کیطرف متوجہ رہے انہون نے حب الوطنی کے جوش مین اپنے کو ملک اور مالک پر نثار کردیا

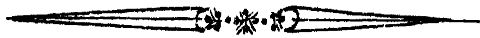
تھا جسقدر اکبر جنگ بہادر نے حیدر آباد دکن مین اسپنے کارنمایان کو دکھایا تھا یہ صرف اعلیحضرت کی ذات کے ساتھ انکی حسن عقیدت اور خلوص قلبی کا نتیجہ تھا ۔

ہر لحظہ و اعلیحضرت کی جان نثاری کے لئے اپنا سر ہتیلی مین لئے پہرتے تہے اور ہر وقت دعا فرماتے تہے کہ اے خدا تو اس محبوب القلوب بادشاہ کو ہم سب رعایا دکن کے سرون پر قائم و دائم رکھہ ۔



اٹھائیسوان باب

اکبر جنگ بہادر کی حسن عقیدت سے اعلیحضرت بندگانعالی کی سالگرہ مبارک مین تزک و احتشام



سنہ ۱۳۱۶ھ مین نواب اکبر جنگ بہادر نے اعلیحضرت کی سالگرہ مبارک کی تقریب مین بمقام باغ عامہ رعایا کی جانب سے بہت بڑا جلسہ منعقد کرایا اسوقت کل رعایاے دکن نے اعلیحضرت کے ساتھ جان نثاری اور اپنی سچی وفاداری کا اظہار بذریعہ ایڈریس کیا اور محبوب القلوب بادشاہ نے ہر موقع و محل پر رعایا کی خوش اعتقادی پر اظہار ہمدردی فرمایا - رفتہ رفتہ اسی مبارک جلسہ اور ایڈریس کی تقلید مین ہر ضلع و قریہ مین بلالحاظ قوم و ملت سالگرہ مبارک کے پرُشوکت جلسے ہونے لگے - رعایاے دکن اپنے ہردل عزیز بادشاہ پر جان و دل سے نثار ہونے لگی اور حضرت ظل سبحانی نے بھی اپنی رعایا کے ساتھ عملاً و قولاً اپنی سچی محبت کا ثبوت دیا - چنانچہ بندگان حضرت کے اس شعر کے ہر ہر لفظ سے رعایا کے ساتھ کمال درجہ کی محبت کا ثبوت ہوتا ہے ؎

آصف کو جان و مال سے اپنے نہین دریغ
گر کام آئے خلق کی راحت کے واسطے

اسمین شک نہین کہ پھر کبھی ایسا جامع الکمال - رحمدل - ہردل عزیز بادشاہ قلمروے دکن مین پیدا ہوگا - اگر تاریخ دکن کے تمام صفحے الٹ دیے جائین تو اسقدر

مجمع اوصاف پادشاہ کم نظر آئینگے - دکن کی رعایا اور یہان کی زمین شجر و حجر اس بات کا فخر کرتے ہین کہ ہمارا ظل اللہ کیسا جامع الکمال رعایا پرور منصف مزاج رحمدل عادل باذل ہمپر حکمران ہے -



اونتیسوان باب

عربون کی رجز خوانی پر صاحب رزیڈنٹ بہادر کا اعتراض اُس پر نواب اکبر جنگ بہادر کی تردید

عرب جسوقت اعلیحضرت کو لنگم پلی کے میلہ کے بعد بسواری جلوس باغ لنگم پلی کے قصر شاہی مین پہونچاکر واپس ہوئے اثناء راہ مین یہ لوگ گاتے بجاتے اور اپنا بنادیق سر کرتے ہوئے چل رہے تھے اوسوقت صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد کو عرب کی یہ حرکات بالکل ناگوار معلوم ہوئی انہون نے فوراً ان لوگون کی بے باکی پر نوٹس لیکر اسکی اطلاع گورنر جنرل ہند کو کردی اور اس الزام کو ملک کی جانب سے منسوب کیا۔ اکبر جنگ بہادر کو پولیٹیکل معلومات مین بہت بڑا تجربہ حاصل تھا۔ انہون نے اس مقدمہ مین مناسب پیروی کی اور یہان سے گورنمنٹ آف انڈیا کو یہ سمجھادیا گیا کہ حیدرآباد کے عربون کی یہ حرکات ناقابل گرفت ہین۔ کیونکہ یہ کسی ناجائز فعل کے مرتکب نہین ہوئے ہین۔ ناچنا۔ گانا۔ یہ انکی عادت مین داخل ہے اور بنادیق کا سر کرنا یہ لوگ اپنے بادشاہ کی سلامتی سمجھتے ہین انکا یہ کوئی جدید طرز عمل نہین ہے اسپر گورنمنٹ آف انڈیا کی جانب سے مذکورہ بالا وجوہات کو تسلیم کرلیا گیا۔

تیسوان باب

اکبر جنگ بہادر کے مجموعی اوصاف

اکبر جنگ بہادر اپنے قدیم اور غریب دوستون کے ساتھہ دلی شفقت فرماتے تھے جب کبھی یہ لوگ ان سے ملاقات کے لیئے آتے تو یہ انکے ساتھہ کشادہ پیشانی ملاکرتے اور حتی المقدر انکی ہر طرح سے امداد و اعانت کیاکرتے تھے ۔ بظاہر یہ اونکا طرز و برتاؤ ان لوگون کے ساتھہ بالکل اجنبیانہ رہا کرتا تھا ۔ اکثر وہ اپنے غریب دوستون کی مشکل اور ضرورت کے وقت مدد کرتے تھے اور اس سلوک کا علم کسی تیسرے شخص کو نہین ہوسکتا تھا ۔

نواب اکبر جنگ بہادر سگریٹ پینے کے سخت عادی تھے بجز چھالیا اور سگریٹ کے اونہون نے تا دم زیست کبھی کوئی نشہ کی چیز استعمال نہین کی ۔ حالانکہ یہ عالم شباب مین اپنے دوستون مین مسکرات کے استعمال کے لیئے مجبور بھی کیئے جاتے تھے مگر ان کو فطرتاً ان چیزون سے نفرت رہی ۔

اکبر جنگ بہادر کا مذہب سنّی تھا وہ بزرگان دین کے معتقد بھی تھے ان کا قلب سچے دین کی روشنی سے منور تھا جسوقت وہ مشکلات کو حل کرنے کے لیئے بیٹھ جاتے تو ایک مناسب وقت تک اپنے دل کو خداوند تعالی کی وحدانیت کی طرف رجوع کرکے اپنے مقصد مین کامیاب نکلتے ۔

اکتیسوان باب

نواب آکبر الملک بہادر مرحوم کے مقولہ جات

(۱) مین ایسی مروت و دوستی کو بالاے طاق رکھتا ہون جس سے ملک مین شر و فساد پیدا ہون

(۲) مین اوس شخص کا پیچھا کرتا ہون جو وقوع فعل سے پہلے اپنے دل مین کسی نا جائز حرکات کا ارادہ کرے -

(۳) خفیہ کے حالات سُن سُنکر میرا دل غمگین ہوگیا ہے -

(۴) مین اون پردہ نشین عورتون پر ہنستا ہون جو مردونکے دل پھیرنے کے متعلق نئی نئی تدابیر اختیار کرتی ہین اس مین زیادہ حصہ اون چادر پوش عورتون کا ہے جو ایک گھر سے دوسرے گھر مین آیا جایا کرتی ہین -

(۵) جو لوگ بیوی کے سامنے اپنے عیب ظاہر کرتے ہین آیندہ چلکر ان کو کف افسوس ملنا ہوتا ہے -

(۶) جوان عورت کو بجز باپ اور بھائی کے جسقدر غیر اور قریبی رشتہ دار ہون پردہ کرانا چاہیے کیونکہ زمانہ موجودہ مین کتنا ہی عزیز ترین رشتہ دار کیون نہو ضرور ہے کہ اپنے دل مین برے وسواس پیدا کرے یہی وجہ ہے کہ اکثر شریف گھرانون مین اس بے پردگی نے غضب کے انمول موتی پر بد کرداری کا دھبہ ڈال دیا ہے -

(۷) جو لوگ اہلیان پولیس سے دوستی رکھتے ہین ممکن ہے کہ ان سے برے

افعال ہی سرزد ہون -

(۸) عہدہ کوتوالی کا وہ شخص اہل ہے جو بظاہر رعب داب رکھتا ہو اور لوگ اس کو سخت گیر و جابر خیال کرین لیکن اوسکا دل رحم اور انصاف سے پُر ہو -

(۹) انسان کا جسقدر تمول بڑہتا جائے گا اسیقدر دنیا کی حرص اور تفکرات مین ترقی ہوگی -

(۱۰) کسی سرکاری ملازم کو اپنے مفوضہ کام مین جرات پیدا کرانے والی دیانت اور شرمندہ کرنے والی رشوت ہے -

(۱۱) دنیا مین رازداری کی محفوظ جگہ اپنا دل ہے -

(۱۲) انسان ہمیشہ اپنے طرز تمدن اور زندگی کی رفتار کو ایکسان رکہے رستہ چلکر گرنے اور پہر کپڑے جہٹک کر اٹہنے پر لوگ قہقہہ اڑانا شروع کرتے ہین -

(۱۳) اپنے بادشاہ ظل اللہ کے ساتھ وفاداری کرنا جزو ایمان ہے - اور اسکی بدخواہی چاہنا دینوی کفر ہے -

(۱۴) جو شخص انگریزی سے لاعلم رہے گا اوسکی عزت کرنے والے بہت کم لوگ ملین گے -

(۱۵) سپاہی کو سخت مشکل کے وقت مستقل مزاج رہنا چاہیئے -

(۱۶) ہمیشہ انسان دلی تفکرات کو خوشی کے ساتھ بدلا یا کرے - ورنہ اوسکے اثرات بہت جلد اوسکی جان کے درپے ہوجائینگے -

(۱۷) کسی پہول کو سونگہنے سے پہلے اوسکی تعریف نکرین -

(۱۸) قیافہ شناسی ہر شخص کے لیئے ضرور ہے -

(۱۹) پہلے مرد اپنی عورتون کو بدچلن بنانے کے لئے اسباب پیدا کر دیتے ہین

(۲۰) کبھی اپنی عورتون کو میلون اور عرسیات مین شریک نہونے دو - اور ہرگز لبِ سڑک مکان نہ لو اور اگر مکان لو بھی تو اپنی عورتون کو دریچہ تک آنے نہ دو -

(۲۱) اگر تم فوج کے اعلیٰ افسر بننا چاہتے ہو تو پہلے سپاہی کی خدمت اختیار کرو

(۲۲) اگر مسٹر ٹاٹا کی طرح تم کو دولتمند بننا منظور ہے تو اپنے کو پرلے درجہ کا کفایت شعار بناؤ - سچائی اور راستباری کو مقدم سمجھو - اسکے بعد تم خود ایک دولتمند آدمی بنجا سکتے ہو -

(۲۳) بادشاہ جس شخص کو چاہتا ہے رعایا بھی اوسکی عزت کرتی ہے -

(۲۴) متمول آدمی کی ہر ایک حرکت کو لوگ قابل تقلید سمجھتے ہین اور غریب شخص کی عمدہ باتون کو مضحکہ مین ڈال لیتے ہین -

(۲۵) دنیا مین روپیہ کیسے ہی بدوضع آدمی کو حسین بنا دیتا ہے -

(۲۶) دنیا اور آخرت دونون کو بگاڑنے والی چیز شراب ہے -

(۲۷) عیاش آدمی افیون کے شوقین ہوتے ہین لیکن افیون ہمیشہ کیلئے انکو اپنا مرید کر لیتی ہے -

(۲۸) بدخلق عمدہ دار لیاقت سے اپنی وقعت قایم رکھتا ہے اور نالائق عمدہدار اپنے اخلاق سے -

(۲۹) انسان کی وقعت اوسکے ہاتھہ مین ہے -

(۳۰) کوتوال شہر سے لوگ ڈرتے ہین لیکن وہ لوگون کے شر سے

ڈرتا ہے۔

(۳۱) بے تکلف دوست ایک روز سخت ذلت اُٹھاتا ہے۔

(۳۲) رشوت خوار عہدہ دارون کے سر نیچے رہتے ہین اور وہ عموماً نرمی سے پیش آتے ہین۔





نواب اکبر جنگ بہادر مرحوم کے عہد حکومت کا آخری فوٹو

بتیسوان باب

نواب معین المہام بہادر کوتوالی اور کوتوال صاحب مرحوم کے باہمی تعلقات اور اوسکے مختصر واقعات

عالیجناب نواب افتخار الدولہ افتخار الملک شہاب جنگ بہادر وزیر کوتوالی سرکار عالی دام اقبالہ کی اولوالعزمی اور آپ کے وقار اور عمدہ کارنامون سے کون شخص واقف نہین ہے آپ دکن کے مایۂ ناز باوقعت اور قدیم امیر ہین پبلک کی نظرون مین آپ کی عزت وعظمت بلحاظ جان نثاری ملک ومالک بڑہی ہوئی ہے نواب اکبر الملک بہادر مرحوم جیسے دانا دوراندیش شخص نے نواب شہاب جنگ بہادر وزیر کوتوالی کی لیاقت وتجربہ کو تسلیم کرلیا تھا۔ اکبر جنگ بہادر کے دل مین نواب شہاب جنگ بہادر کی جلالت وعظمت نہ صرف بالا دست ہونے کی وجہ سے قایم تھی بلکہ نواب شہاب جنگ بہادر کے لاجواب اوصاف نے نواب اکبر جنگ بہادر کو گرویدہ کرلیا تھا۔ نواب اکبر جنگ بہادر مرحوم نہایت اطاعت اور عقیدت مندی کے ساتھ پیش آتے تھے۔ اکبر جنگ بہادر کے دلی تعلقات کی ایک بہت بڑی وجہ یہ پائی جاتی ہے کہ نواب شہاب جنگ اپنے بادشاہ کے خیر خواہ قدیم نمک خوار اور جان نثار امیر ہین چونکہ یہ افتخار نواب اکبر جنگ بہادر کو بھی حاصل تھا اس لئے آپس کا دلی خلوص

نواب اکبر جنگ بہادر کی موت تک باقی رہا۔ ان باہمی تعلقات کا اندازہ اس سے بڑہکر اور کیا ہوسکتا ہے کہ بوقت رحلت نواب اکبر جنگ بہادر مرحوم عالیجناب نواب شہاب جنگ بہادر نے کوتوال صاحب مرحوم کے پس ماندون کے ساتہہ کمال ہمدردی اور قدر افزائی فرمائی تہی۔ جو کچہہ نواب اکبر جنگ بہادر انتظام کوتوالی مین حصہ لیا کرتے تہے۔ اوس مین سب سے پہلے عالیجناب نواب شہاب جنگ بہادر کی زرین راے ہوا کرتی تہی۔ اکثر اوقات نواب شہاب جنگ بہادر بذات خود پولیس کے ناقص انتظام پر نوٹس لیا کرتے تہے اور اسکی اصلاح کے لیئے نواب اکبر جنگ بہادر کو حسب مناسب تاکیدی احکام جاری کیئے جاتے اور بچشم خود اوسکا ملاحظہ فرمایا جاتا تہا۔ نواب شہاب جنگ بہادر جیسے دیرینہ و ذی تجربہ امیر کی توجہ نے انتظام کوتوالی بلدہ و اضلاع مین جو کچہہ اصلاحات فرماے ہین یہ ایک قابل یادگار انتظامات ہین نواب شہاب جنگ بہادر وزیر کوتوالی کی اعلی نگرانی سے نواب اکبر جنگ بہادر مرحوم کوتوال نے اندرون و بیرون بلدہ مین اور مسٹر۔ اے۔ سی ہنکن۔ سی آئی۔ اے ناظم کوتوالی نے اضلاع سرکارعالی مین جو کچہہ باقاعدہ اور نتیجہ خیز پولیس کے انتظامات فرمائے ہین کسیطرح ملک انکے احسانات کو فراموش نکر سکے گا خصوصاً مسٹر ہنکن سی ای اے ناظم کوتوالی اضلاع سرکارعالی کی محنت شاقہ سے اضلاع دکن مین ہرطرح کا روز بروز امن اور انتظام قایم ہو رہا ہے گو آپ یوروپین افیسر ہین لیکن بالخصوص سرکارعالی کے ساتہہ آپ کو عقیدت اور سچی ہمدردی ہے۔ آپ جسقدر جدید انتظامات پولیس مین اصلاحات فرما رہے ہین یہ آپکی حسن کارگزاری ہمیشہ کی یادگار ہے۔ اسیطرح نواب سلطان یار جنگ بہادر

حال کوتوال بلدہ نے بھی اپنے قدیم کوتوال صاحب مرحوم کے قدم بقدم چلکر کوتوالی بلدہ کا انتظام نہایت عمدہ اور قابل تحسین رکھا ہے۔ گو پبلک کی نظرون مین ابھی تک نواب اکبر جنگ بہادر کے کارنمایون کی جھلک باقی ہے لیکن خداوندتعالی ہمیشہ اپنے بندون کو ایک ہی نعمت عطا نہین کرتا اسلیئے ہمکو دوسری نعمت کا بھی شکرگزار رہنا چاہیئے۔

خان بہادر افضل نورخانصاحب افسر خفیہ پولیس نواب اکبر جنگ بہادر کے سچے وفادار ماتحت تھے اکبر جنگ بہادر مرحوم نے افضل نورخان صاحب کو خفیہ پولیس کے کامون مین مشاق کردیا تھا اب اس ماوہ مین سوا ے خان بہادر موصوف کے دوسرا شخص اونکا عدیل و موزون نظر نہین آتا۔ فطرتاً یہ خفیہ پولیس کے لائق اور اہل ہین نواب اکبر جنگ بہادر کی چشم بصیرت نے جس شخص کا انتخاب کیا ہو پھر اوسکے کارنمایان کا اظہار کرنا تحصیل حاصل ہے۔

اسمین شک نہین کہ نواب اکبر جنگ بہادر مرحوم اپنے ماتحت ملازمین کے ساتھ جسقدر رعب وداب اور سخت کلامی کے ساتھ پیش آتے تھے اوس سے بڑہکر اونکی دل افزائی بھی فرماتے اور بظاہر سختی و درشتی کا برتاو کرتے تھے لیکن درپردہ اونکی ترقی کے ساعی رہا کرتے تھے۔ اپنے ماتحت ملازمین کی جایز پاسداری مین انہون نے کبھی کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا۔ اگر اکبر جنگ بہادر ہر شخص سے اپنا زیادہ میل وجول بڑہاتے تو اسباب مروت ضرور اس بات پر مجبور کرتے کہ ناجائز افعال سے چشم پوشی کیجائے۔



باب

اکبر جنگ بہادر کی وفات

موت - ایک نہایت ہی ڈراؤنا اور مہیب لفظ ہے مگر ہزار مہیب اور خوفناک ہو سب کو اوس کی صورت ضرور دیکھنی ہے گو عمر خضر ہی اگر ہو تو حیف کہ ضرور اوس سے ملنا ہوگا جو ہر ایک سے جدا کر کے ایک ایسے گڑھے مین لیجا کر ڈال دے گی جہان نہ کوئی دوست کام آسکتا ہے اور نہ کوئی قرابت دار اور جتنے ذی روح و غیر ذی روح اس ناپایدار دنیا مین موجود ہین اور اب ہمکو نظر آرہے ہین ضرور ایک نہ ایک دن اون کو موت کا سمان پیش نظر رہے گا اور ہاتھ باندھے ہوئے اوس کے ہمراہ ہو لین گے چون و چرا تک کی مقدور نہوگی - نہ اپنے عزیزون سے ملنے کا اوس کو خیال رہے گا اور نہ یہ خیال کہ مین کہان جاؤن گا سوا اس کے اور کچھ نہین کہ محض موت کے مطیع بنے ہوئے وہ جہان لیجائے افتان و خیزان جاتے ہی بنے گی یہی موت جس نے ہزارون اولو العزم انبیا و اولیا اور شاہان وقت کو اپنے عزیز و قریب حشمت و دولت جاہ و جلال سے جدا کر کے ایک ایسے مقام پر لیجا کر چھوڑ دیا جہان صرف آپ ہی آپ رہین گے نہ کوئی بات کرنے والا اور نہ کوئی اس امر کی تسلی دینے والا بھی ہوگا کہ کیون خائف ہو رہے

ہونگہ گھبراؤ اوسوقت خداوند عالم ہی اوس کا ہر طرح معاون رہے گا۔ اس
موت نے ہزارون آباد خاندانونکو ویران کر کے عدم آباد کا راستہ بتادیا ہے
جنکی تعداد نہ معلوم کتنی ہوچکی اور کتنے خانہ برباد ہوچکے۔ اس دارنا پائدار مین
جہان کسی نے قدم رکھا خواہ نخواہ اوس نے موت کی ایک نہ ایک روز ضرور
صورت دیکھی اگر سچ پوچھئے تو زندگی اسی لئے ہے کہ ایک روز مرین
اورجب تک زندگی کا لطف ہی نہین اگر موت نہوتی تو ضرور
زندگی بے لطف دبے مزہ ہوجاتی کون ہزارون اور لاکھون برس زندہ رہے
اور کون دنیا کی آفتون مین جو نئے دن ایک نہ ایک آتی ہے جھیلتا بیٹھے
زندگی کا ماحصل اور نتیجہ یہی موت ہے جس کو سنکر ہمارے ایسے دنیا
دوست حضرات کے جسم پر کانٹے آجاتے ہین اوراس قدر خائف ہوجاتے
ہین کہ الامان الحفیظ اون کو گو یہ خیال ہے کہ ہم بھی جانیوالے ہین مگر کچھ
ایسے بے کھٹکے اور بے خوف ہوکر زندگی بسر کرتے ہین کہ کبھی موت آئے ہی
گی نہین اور گویا آب حیات نوش فرمالیا ہے مگر وہ کب کسی کو چھوڑتی ہے
ہزار اوس سے ڈرے اور اوسکے نہ آنے کے ہزارون ہی الندا و
کیجئے پروہ نہ کسی کو چھوڑتی ہے نہ چھوڑے گی۔

پس اسی طرح اکبر جنگ بہادر بھی علیل ہوگئے ڈاکٹرون نے رائے دی
کہ تبدیل آب وہوا کرین جسکی وجہ سے اکبر جنگ بہادر بمبئی جاکر ایک ماہ تک
رہے اوراس عرصہ مین ڈاکٹر سیارٹ کا علاج ہوتا رہا مگر جب بیماری نے طول
کھینچا تو بلدۂ حیدرآباد واپس آگئے بمبئی سے واپس آنیکے دس بارہ روز بعد

ششش کی شکایت سے بوقت ساڑہے چار بجے صبح بتاریخ ۲ صفر سنہ ۱۳۲۳ھ بمقام نارایں گوڑہ اکبر جنگ بہادر نے اس دنیا سے رحلت کی آپ کی جگہ مدفن درگاہ اُجالے شاہ صاحب قدس سرہٗ ہے بوقت انتقال اکبر جنگ بہادر کی عمر (۶۶) برس (۶) ماہ کی تہی۔

اکبر جنگ بہادر مختلف زبانوں سے واقف تہے یعنی ترکی۔ عربی۔ فارسی پشتو۔ مرہٹی۔ انگریزی۔ تلنگی مین اچہی طرح گفتگو کر سکتے تہے۔

نواب اکبر جنگ بہادر کا ایام محرم مین انتظام پولیس

نواب اکبر جنگ مرحوم جملہ ماتحت افسرون کے ساتہہ ہرسال پانچوین محرم سے دسوین محرم تک بمقام چہارمنار بغرض انتظام رونق افروز رہا کرتے تہے اور سب کے ساتہہ صبح وشام کا وہین کہانا تناول فرمایا جاتا تہا۔ عموماً ایام محرم اور خصوصاً عشرہ شریف وغیرہ مین مفسدین اور بدمعاشون کا بازار گرم رہا کرتا تہا اکثر شریر النفس پوٹلی باز تماشہ مین حضرات کا تعاقب کئے ہوئے اپنے اپنے داوگہات مین سرگرم رہتے تہے حیدرآباد دکن کا محرم جس شخص نے دیکہا ہوگا وہ اپنے دل مین سمجہ سکتا ہے کہ باوجود اس قدر مخلوق کا ازدحام ہونے پر شاید ہی کسی شخص کو جسمانی یا مالی مضرت پہنچ سکتی تہی۔

نواب اکبر جنگ کا انتظام پولیس نہایت باقاعدہ تہا اور بظاہر کسی متنفس کو اسبات کا امتیاز نہین ہوسکتا تہا کہ اس قدر انتظام کیونکر کیا گیا؟

نواب اکبر جنگ نے ہر جگہ خفیہ پولیس مقرر کرادی تہی وہ اپنی ڈیوٹی نہایت حزم و احتیاط کے ساتہہ ادا کرتی رہتی تھی۔ اکثر مفسدین خفیہ پولیس کے زبردست شکنجے سے عاجز آگئے تہے۔

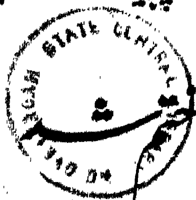
حیدرآباد دکن مین ساتوین محرم کو لنگر مبارک اعلیحضرت حضور پُرنور اور نوین محرم کی شب مین نال صاحب کی سواری نہایت کروفر او رتذک و احتشام کے ساتھ نکلا کرتی ہے۔ اور خصوصاً سواری اور تماشہ کو دیکھنے کے لئے اضلاع اور بیرونجات کے لوگ یہان آکر بکثرت جمع ہوتے ہین۔ شہر حیدرآباد کے راستون مین لوگون کا اس قدر ہجوم ہوجاتا کہ ایک قدم سے دوسرا قدم بمشکل اوٹھایا جاسکتا ہے اور اس جم غفیر مین تماشہ دیکھنے والی عورتین بہی کثرت کے ساتہہ موجود رہتی ہین مگر پولیس مقامی کے حسن انتظام سے کسی شخص کو کس طرح کا ضرر نہین پہونچ سکتا تھا۔ حیدرآباد دکن مین حسب ذیل عرسیات و میلہ جات ہوا کرتے ہین۔ جن مین سے بعض مقامات پر نواب اکبر جنگ بذات خود تشریف لیجاکر پولیس کا انتظام فرماتے تہے۔

عرس کوہ مولا۔ عرس بابا شرف الدین صاحب قدس سرہٗ۔ عرس محمد حسین صاحب قدس سرہٗ عرس شاہ خاموش صاحب قدس سرہٗ۔ عرس اوجالے شاہ صاحب قدس سرہٗ میلہ لنگم پلی۔ میلہ نارین۔ میلہ ننک پٹہ۔ میلہ چشمہ بی بی۔ میلہ بنڈلہ گوڑہ۔

ان عرسیات اور میلہ جات مین ہزارہا مخلوق جمع رہتی ہے اور مختلف طبایع کے لوگ آدہر اودہر گہوما کرتے ہین۔

مگر اکبر جنگ کے دور حکومت اور اون کے رعب و داب سے کسی سارق یا بدمعاش کو اس قدر جرات نہین ہوسکتی تہی کہ وہ اپنے ناجایز افعال مین کامیاب ہوسکتا۔ اتفاقاً کوئی واردات ہوجاتی تو اوسکا فوراً تدارک عمل مین آتا۔ اگر کہین سرقہ ہوجاتا تو مال مسروقہ کے ساتھہ ملزم فوراً گرفتار کرلیا جاتا۔

نواب اکبر جنگ کے عہدہ کوتوالی سے قبل ایام محرم مین جسقدر سنگین واردا تین ہوا کرتی تھین اون سب جرایم کا انسداد نواب صاحب مرحوم کے عہد حکومت مین ہوا جن بدمعاشون کو اپنے مخالفین سے بدلا لینا مقصود ہوتا ہے وہ ایام محرم کے دن گنتے رہتے ہین۔ اور قبل از قبل فساد برپا کرنے پر مستعد ہوجاتے ہین اون لوگون کو غم حسینؑ یا ماتم حسینؑ سے کچھہ سروکار نہین ہوتا ایام محرم مین شراب کا قطرہ اوسکے حلق مین پڑتے ہی شرارت اونکے ہر رگ و پے مین پیدا ہوجاتی تہی لیکن جب اکبر جنگ کے انتظام پولیس پر اونکی نظر پڑجاتی تو اون سب کا نشہ ایکدم اوتر جاتا تھا۔ نواب اکبر جنگ انتظام پولیس مین رات دن حصہ لیا کرتے تھے۔ چار مینار پر سٹی پولیس کا جوق عہدہ داران متعلقہ کے ساتھہ اعلیحضرت قدر قدرت اور مدار المہام بہادر بعین المہام کوتوالی کی تشریف آوری پر بیانڈ کے ساتھہ باضابطہ سلامی اوتارتا۔



صحت نامہ

سوانح عمری نواب اکبر جنگ بہادر مرحوم کوتوال حیدرآباد دکن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
چوتھا باب			
۱۸	۱	مسٹر ٹوڈ	میجر ٹوڈی
〃	۳	〃	〃
۱۹	۱۰	〃	〃
۲۰	۱۸	〃	〃
〃	۱۹	〃	〃
۲۱	۱	〃	〃
پانچواں باب			
۲۲	۳	میجر	میجر سیاسول ہال
〃	۵	تدیر	دیر
〃	۱۴	اندہیرا گیا	اندہیرا آگیا
۲۳	۱	ڈاکٹر سر ولیم خلعت	ڈاکٹر سر ولیم مکنزی
		کرنل مکنزی	بیدر کرنل مکنزی
۲۳	۱۱	تعقب	تعاقب
۲۵	۳	نیبینیر	نیبیر
ساتواں باب			
۴۴	۱۱	اوس تین دن تک	اوس نے تین دن تک
آٹھواں باب			
۴۶	۳	سکریٹری افس اسٹیشن	سکریٹری آف اسٹیٹ
۵۰	۴	کرنل فریڈ فیگر ڈیپٹی رجنٹ جنرل اسے ڈپٹی فورست	کرنل فریڈرک ہفیبجر ڈپٹی ادجوسٹنٹ جنرل سے۔ ٹی فورس
〃	۶	استدا	استدعا
۵۲	۹	ہلوڈن	یلوڈن
〃	۱۲	اوسکے ساتھ	روس کے ساتھ
۵۴	۴	خیال کرتا	خیال کرتے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۴	۱۱	خالی ہونے سے	خالی نہ ہونے سے
۵۵	۳	اور کچھ	اور جو کچھ
۵۶	״	آپ جام	آپ کا جام

دسواں باب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۸	۱	مسٹر لال ڈیل	مسٹر ہاول
۶۰	۱۲	تجویز کو حل کر دے	تجویز حل کر دی
״	۱۴	مسٹر سر ڈس مجسٹریٹ	مسٹر ڈنس فٹنر پیاٹرک
۶۲	۱۵	رزیڈنسی	رزیڈنٹ
״	״	پوزشن	پوزیشن
״	۴	مسٹر پیارگ	مسٹر ڈنس فٹنر پیاٹرک

بارہواں باب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۳	۱۱	ہجری کو	ہجری
۶۴	۹	حوصلا	حوصلہ

تیرہواں باب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۶	۱۲	ہینس گاڑی	ہائنس کی گاڑی
۶۸	۸	اعلحضرت قدرت	اعلحضرت قدر قدرت
״	۱۳	پسندیدہ	پسندیدہ
״	۱۸	مسٹر لڈلو	کرنل لڈلو

چودہواں باب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۹	۳	بل سورل	بال سورل

پندرہواں باب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۴	۴	اسنادات	اسناد
״	۱۳	ہنایت عملی	حکمت عملی۔

سولہواں باب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۶	۱	اصطلات	اصطلاحات

بیسواں باب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۴	۱۸	مجسٹریٹ رزیڈنسی	رزیڈنٹ

بائیسواں باب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۷	۷	علم دعمل وامی	علم و عمل نامی

پچیسواں باب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۳	۴	میر اصابت علی علی اکبر	میر اصالت علی اکبر

انتیسواں باب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۹	۳	ایجا بیجا دیق	اینا دیق
״	۸	کس ناجایز	کسی ناجایز

اکتیسواں باب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۱	۱۳	عقب	عقت
۱۰۲	۱۰	اڑتا	اڑاتا
״	۱۶	بدلایا کرے	بدلا کرے
۱۰۳	۱۰	سول	متمول۔